REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۲۷　شمارہ ۳۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۲۴ شوال ۱۳۹۸ھ　۲۸ تبوک ۱۳۵۷ ہش　۲۸ ستمبر ۱۹۷۸ء

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۷ ستمبر ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور ان دنوں لندن میں قیام فرما ہیں۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۵ تبوک (ستمبر)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی طبیعت چند دنوں سے کچھ علیل چلی آرہی ہے۔ محترم موصوف کو کشمیر کے سفر کے دوران انتڑیوں میں تکلیف ہو گئی۔ اور قادیان میں واپسی کے بعد انتڑیوں کی سوزش، بخار، اور گلے میں تکلیف کے ساتھ ہائی بلڈ پریشر کی بھی تکلیف ہے۔ اب پہلے سے افاقہ ہے

(باقی دیکھئے صلا پر)

# جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی ساتویں کامیاب سالانہ کانفرنس

## محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی شرکت

الحمد للہ کہ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی دو روزہ سالانہ کانفرنس بتاریخ ۹-۱۰ ستمبر ۱۹۷۸ء بمقام آسنور کولگام کی تقریبات اسلامی شعار اور جماعتی روایات سے معمور انتہائی سادگی اور وقار کے ساتھ آغاز پذیر ہو کر خصوصی تائیدات اور نصرتِ الٰہی کے ماتحت غایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ انجام کو پہنچیں۔

امسال کانفرنس کے لئے جماعت احمدیہ آسنور کو منتخب کیا گیا چنانچہ کانفرنس کے انتظامات کے لئے مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون صدر جماعت احمدیہ آسنور کو صدر مجلس استقبالیہ چنا گیا۔ مجموعی طور پر جملہ امور کی نگرانی مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر فاضل انچارج تبلیغ کشمیر فرما رہے تھے۔ جماعت احمدیہ آسنور کولگام کے انصار اور خدام نے اپنی انتھک کوششوں سے مہمانوں کے قیام و طعام اور جلسہ گاہ کی سجاوٹ کے لئے بہترین انتظام کیا تھا جلسہ گاہ کے چاروں طرف خوبصورت جھنڈیاں اور جگہ جگہ چارٹوں پر لکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے اقتباسات اور جلی حروف میں لکھے ہوئے اشعار آویزاں کئے گئے تھے۔

مستورات کے لئے پردے کا الگ انتظام تھا۔ نیز آسنور کولگام کی سڑک سے متصل مکانات کی دیواروں پر پُر معارف اقتباسات لکھے گئے تھے۔

**تشہیر**

کانفرنس کے بارہ میں کئی روز قبل ہی کشمیر کے مشہور اخبارات "آئینہ" اور "مارننگ ٹائمز" نے خبریں دینی شروع کر دیں۔ ریڈیو کشمیر سرینگر سے بھی احمدیہ مسلم کانفرنس آسنور کے بارہ میں متعدد بار خبر نشر ہوئی اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی بنفسِ نفیس شرکت کرنے کی بھی خبر ریڈیو کشمیر نے نشر کی۔

اس کے علاوہ درمیانہ سائز کے پوسٹر جگہ جگہ پورے صوبے میں چسپاں کئے گئے۔ اور کثیر تعداد میں دعوتی کارڈ شائع کر کے آسنور کے مضافات میں تقسیم کئے گئے۔

### معزز مہمانانِ کرام

اس کانفرنس میں شرکت کے لئے قادیان سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ کی تشریف آوری کی اطلاع ملتے ہی مورخہ ۸ ستمبر کو صدر مجلس استقبالیہ کی طرف سے خاکسار محمد ایوب ساجد اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب نائیک قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور معزز مہمانوں کے استقبال کے لئے کھنہ بل اسلام آباد پہنچے۔ جہاں پر مکرم انچارج صاحب تبلیغ کے علاوہ اور بھی کئی احباب نے معزز مہمانوں کا شایانِ شان استقبال کیا اور گل پوشی کی۔ آپ دونوں کے ساتھ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل بھی تھے۔ بعدہٗ معززین بذریعہ ٹیکسی برادرم محترم سید عبد الماجد صاحب رضوی کے گھر پہنچے جہاں پر ان کے قیام و طعام کا انتظام تھا۔ صبح ناشتہ کے بعد مکرم چودھری عبد الحفیظ صاحب نے معززین کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد یہ قافلہ بذریعہ ٹیکسی آسنور کے لئے روانہ ہوا دو بجے کے قریب معزز مہمان آسنور پہنچے جہاں پہلے ہی سے سینکڑوں کی تعداد میں جماعت کے احباب پھولوں کے ہار لے کر کھڑے تھے۔ ان کا والہانہ استقبال قابلِ دید تھا۔

### مندوبین جماعت ہائے احمدیہ

کانفرنس میں شرکت کی غرض سے وادی کی جملہ جماعتوں ناصر آباد۔ شورت۔ یاری پورہ۔ رشی نگر۔ چک ایمرچھ۔ کانجھپورہ۔ بالسو۔ ہاری پاری گام۔

(باقی دیکھئے صفحہ پر)

---

### آل جموں و کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کیلئے
## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

**برادرانِ کرام!**　السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوتی ہے کہ آپ ساتویں آل جموں و کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے قیام کو ایک سو سال ہونے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب دعویٰ فرمایا تو آپ اکیلے تھے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے ہم ایک کروڑ سے زائد ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہماری دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ لیکن اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنا ہوں گی۔ پس اس کے لئے تیار رہیئے۔ دعائیں کرتے ہوئے شاہراہِ غلبۂ اسلام پر اپنے قدم مضبوطی سے آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جائیے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد سے جلد لائے جب ہم تمام بنی نوعِ انسان کے دلوں کو جیت کر ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے میں کامیاب ہو جائیں۔ وَمَا تَوْفِیْقُنَا اِلَّا بِاللّٰہِ۔

والسلام

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۲۲ ظہور ۵۷ ہش

---

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سٹاک ہالم اور گوٹن برگ میں ورودِ مسعود

## احباب جماعت کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم ایک مذہبی تنظیم کے نمائندہ وفد کی ملاقات

## حضور کی تشریف آوری پر ریڈیو سویڈن کا خصوصی نشریہ، ہر دو جگہ وسیع پریس کانفرنس بصیرت افروز خطاب

ازمکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی رپورٹ مورخہ ۲۷ جولائی ۷۸ء تک اخبار بدر کی گزشتہ اشاعتوں میں شائع کی جاچکی ہے۔ اب مورخہ ۲۸ جولائی تا ۲ اگست ۷۸ء کی رپورٹ ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے ــــــــ (ادارہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ جولائی سے ۳ اگست تک سویڈن کا دورہ کیا۔ حضور پہلے سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم (STOCK HOLM) تشریف لے گئے۔ سٹاک ہالم سے گوٹن برگ میں تین روزہ قیام کے بعد براستے کوپن ہیگن روانہ ہوئے۔ سویڈن کا دورہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔ اس دورہ کی مختصر روداد احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت چاہتا ہوں۔

### اوسلو سے روانگی

ناروے کا سہ روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد حضرت صاحب ۲۸ جولائی ساڑھے نو بجے صبح اوسلو سے سٹاک ہالم روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے احباب سمیت دعا کرائی اور پھر ان سب دوستوں سے جو حضور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہوٹل کی لابی میں تشریف لائے ہوئے تھے مصافحہ کیا یہاں سے حضور نے از راہِ شفقت برادرم مکرم رشید احمد چوہدری (ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم اوورسیئر ربوہ) کو قافلے میں شامل ہونے کی اجازت دی۔ مکرم رشید صاحب جماعت احمدیہ ناروے کے ایک نہایت مخلص اور مستعد نوجوان ہیں۔ اس طرح گیارہ افراد پر مشتمل حضور کا قافلہ چار کاروں میں سوار ہوٹل سیکنڈے نیویا سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کے ساتھ سٹاک ہالم روانہ ہوا۔

### سٹاک ہالم میں آمد

اوسلو سے سٹاک ہالم قریباً ۵۵۰ کلومیٹر پر واقع ہے۔ راستے میں ۱۵۰ کلومیٹر پر ناروے کی سرحد ختم ہوتی۔ اور سویڈن میں داخل ہوئے تو پاسپورٹوں کی چیکنگ کی نوبت نہ آئی۔ بلکہ یہ احساس بھی بعد میں ہوا کہ ہم سویڈن میں داخل ہو چکے ہیں۔ سویڈن ناروے بلکہ ڈنمارک سے بھی زیادہ خوشحال ملک ہے۔ اس کی خوشحالی کا زیادہ تر انحصار لوہے اور لکڑی کی صنعت پر ہے۔ قدرتی جھیلوں، سرسبز پہاڑوں اور گھنے جنگلوں نے اس کے حسن کو چار چاند لگا رکھے ہیں۔ سارے ملک کا ۵۸ فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ اڑھائی بجے بعد دوپہر KARLSTAD پہنچے۔ اور ایک برلب سڑک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے رُکے۔ یہ جگہ سویڈن کی سب سے بڑی جھیل کے کنارے واقع ہے۔ اس روز گرمی بہت تھی۔ لمبے سفر اور گرمی کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ کو بڑی کوفت اور تکلیف رہی۔ سات بجے شام حضور سٹاک ہالم پہنچے اور گرینڈ ہوٹل میں فروکش ہوئے۔ ہوٹل پہنچنے پر مکرم امام کمال یوسف صاحب، مکرم محمود عودہ صاحب اور ان کے صاحبزادے احمد عودہ اور حسن عودہ اور برادرم مکرم ارشد چیمہ صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔ مکرم محمود عودہ صاحب کی صاحبزادی محترمہ ہالہ عودہ صاحبہ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہا۔

سٹاک ہالم حضور کے لئے نیا شہر نہیں تھا۔ آج سے ۴۰ سال قبل آکسفورڈ میں طالب علمی کے زمانہ میں حضرت صاحب گرمیوں کی چھٹیوں میں جب سٹاک ہالم تشریف لائے تو یکا و تنہا تھے اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ کی جیب میں صرف تین کرونے رہ گئے۔ لیکن اب جب دوسری بار آپ نے اس شہر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت بخشی تو آپ ایک کروڑ سے زائد جماعت احمدیہ کے مقدس امام اور خدا تعالیٰ کے اس فضل کے مورد تھے کہ:-

"مَیں تینوں اتنا دیاں گا کہ توں رج جاویں گا"

### ایک مذہبی تنظیم سے ملاقات

اگلے روز ۲۹ جولائی صبح دس بجے سے گیارہ بجے تک حضور نے چند احباب کو انفرادی طور پر ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقات کرنے والوں میں ہماری نومسلمہ بہن محترمہ قانتہ صاحبہ بھی شامل تھیں۔ جو مالمو (MALMO) سے حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائی تھیں۔

ازاں بعد سویڈن کی ایک مذہبی تنظیم (Religous Forum) کے چند نمائندوں نے حضور سے ہوٹل میں ملاقات کی۔ یہ ملاقات سوا گیارہ بجے سے پونے ایک بجے تک جاری رہی۔ گو یہ ایک مذہبی تنظیم کی صورت میں حضور سے ملاقات کرنے آئے تھے۔ لیکن تھے الگ الگ تنظیموں کے نمائندے۔ ان میں ایک عیسائی نوجوان Mr. Sallin (سالین) ایک مقامی پبلشنگ فرم میں ایڈیٹر ہیں۔ مذہبی (خصوصاً مشرقی علوم سے متعلق) کتابیں جن کو ان کی فرم شائع کرنا چاہتی ہے یہ ان کو ایڈٹ کرتے ہیں۔ دوسرے مسٹر برتت (Bertil) تھے جو مذہبی علوم کے استاد اور غیر ملکی طلباء کے مشیر ہیں۔ کچھ عرصہ عراق میں بھی رہے ہیں۔ آج کل موازنہ مذاہب پر کام کر رہے ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں اس سوسائٹی سے وابستہ ہیں۔ تیسرے مسٹر جورگن سنڈوال سویڈن میں ہندوؤں کی "ہارے کرشنا" تنظیم کے نمائندے ہیں۔ نسلاً سویڈش مذہباً ہندو اور ان کے آنریری مبلغ ہیں۔ چوتھی ایک جرمن خاتون تھیں، جو Unification Church کی نمائندگی کرتی ہیں۔ جس کا مرکز امریکہ میں ہے۔ ان کے ساتھ پانچواں نمائندہ ایک فوٹوگرافر تھا۔

### مذہبی نقطۂ نظر اور تبادلۂ خیال

مسٹر سالین نے نمائندوں کا تعارف کروایا۔ اور پھر کہنے لگے ہماری یہ کوشش ہے کہ گفت و شنید کے ذریعہ ایک دوسرے کے مذہب کے قریب آنے کی کوشش کریں۔ لیکن چونکہ مذاہب میں باہمی طور پر اختلافات پائے جاتے ہیں اسلئے انہیں چنداں کامیابی نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا یہی اختلافات ہی تو تبادلۂ خیال کی ضرورت کا احساس دلاتے ہیں۔ کہ آپس میں تبادلۂ خیال کے ذریعہ ایک دوسرے سے افہام و تفہیم کی صورت پیدا کی جائے۔ انسان اپنے نقطۂ نظر کو دوسروں تک گفتگو کے ذریعہ بہتر طریق پر پہنچا سکتا ہے۔ ضمناً حضرت صاحب نے لندن کانفرنس کے موقعہ پر کیتھولک ہیرالڈ کے انٹرویو کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم تو عیسائیوں سے تبادلۂ خیال کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن عیسائی حضرات کو اس بارہ میں پس و پیش ہے۔ بلکہ ان کا ردِ عمل منفی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

### اشاعتِ قرآن کسی حکومت کی مدد کی محتاج نہیں

مسٹر سالین چونکہ یہاں کی ایک پبلشنگ فرم سے متعلق ہیں، حضور نے ان سے سویڈش ترجمہ قرآن کی طباعت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ وہ کہنے لگے ایک سویڈش ترجمۂ قرآن موجود ہے۔ مگر لوگ اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس موقع پر مکرم امام کمال یوسف صاحب نے حضور کو بتایا کہ یہ ترجمہ کسی سویڈش عیسائی کا کیا ہوا ہے۔ جس کے متعلق لوگوں کو یہ شکایت ہے کہ ترجمہ اور تفسیر کو آپس میں خلط ملط کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اساتذہ کو بھی سمجھ نہیں آتی۔ مترجم نے ایک بات کو قرآن کریم کی طرف

# افسوس! حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی درویش رحلت فرما گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲۷ ستمبر۔ جماعت احمدیہ کے لئے یہ خبر انتہائی دردناک ہوگی کہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل درویش قادیانی جیسے جید عالم آج صبح سوا تین بجے اس عالم فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ اِنّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

آپ ایک عرصہ سے بوجہ پیرانہ سالی و امراض ذیابیطس و ہائی بلڈ پریشر زیادہ بیمار چلے آرہے تھے۔ اور قریب میں سر میں کاربنکل پھوڑا نکل آیا تھا گو قادیان میں جناب ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب کے پرائیویٹ کلنک میں اس کا کامیاب اپریشن ہوا۔ اور پھر ڈاکٹر صاحب خاص توجہ سے گھر پر آکر علاج معالجہ کرتے رہے۔ زخم تو مندمل ہو رہا تھا۔ لیکن آپ کا ضعف بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ چند روز سے معدے نے کام کرنا چھوڑ دیا اور ایک آدھ گھونٹ دودھ اور پانی کی طرف بھی طبیعت راغب نہ ہوتی تھی۔

ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب نے مشورہ دیا تھا کہ ایسی حالت میں ان کو امرتسر کے سرکاری ہسپتال میں دکھایا جائے۔ چنانچہ پرسوں وہاں کے ایک نامی ڈاکٹر سے سارے کوائف بتلا کر یہ طے کر لیا گیا تھا کہ آج ان کی ڈیوٹی کے دن ان کو بذریعہ کار امرتسر لے جایا جائے گا آٹھ بجے کا وقت مقرر تھا کہ اس سے پہلے آپ کی وفات واقع ہو گئی۔

اس دور درویشی میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ (امیر مقامی و ناظر اعلیٰ) کے بعد ہندوستان کی جماعتِ احمدیہ سب سے بلند پایہ عالم دین سے محروم ہو گئی ہے۔ آپ کو تفسیر قرآن، علم حدیث احمدیہ لٹریچر اور مذہب عیسائیت اور عقائد غیر مبائعین کے بارے کامل عبور حاصل تھا۔ آپ کے مضامین اس دور میں بدر میں بکثرت شائع ہوئے جو آپ کی نکتہ رسی، دقیق الفہم طبع، وسعتِ علم، با دلیل تحریر مدعا پیش کرنے اور مدِ مقابل کے دلائل کے کامل ابطال کے شاہکار ہیں۔ مدِ مقابل کے لئے آپ کوئی راہ فرار نہ چھوڑتے تھے۔ آپ کے مضامین جامع و مانع ہوتے تھے۔

آپ ۴ر دسمبر ۱۹۰۷ء کو محترم میاں مہر الدین صاحب قوم ارائیں کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندانی گھر مسجد مبارک کے قریب تھا۔ یعنی مسجد فضل کے متصل۔ ایک مطبوعہ روایت میں ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ آپ کے دادا حضرت میاں حامد صاحب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اُن کے مکان پر تشریف لے گئے تھے۔ مولوی صاحب مرحوم بیان کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مَیں اپنے بچپن میں دار المسیح میں جاتا تھا۔ لیکن اسوقت حضور کو دیکھا ہو یہ مجھے یاد نہیں (حضور کی وفات کے وقت مولوی صاحب کی عمر اڑھائی سال کی تھی)

مولوی صاحب نے تمام مضامین میں میٹرک پاس کیا پھر مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور پھر محنتِ شاقہ سے کمال حاصل کیا۔ مختلف کاموں میں آپ کو خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملی نومبر ۱۹۲۹ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے مدرس متعین ہوئے ۱۹۳۷ یا ۱۹۳۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے آپ کے سپرد یہ کام کیا کہ حضور رضی اللہ عنہ کا درس القرآن صاف کر کے پیش کیا کریں۔ چنانچہ سینکڑوں صفحات پر مشتمل یہ درس نہایت محنت اور عرق ریزی سے تیار کر کے پیش کرنے کی سعادت آپ کو حاصل ہوئی اور حضور رضی اللہ عنہ نے پہلی بار اس مسودہ کے بارے وصولی کے دستخط کرتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ ۱۹۴۰ء یا ۱۹۴۱ء میں مدرسہ احمدیہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے چار فرزندان کو تعلیم دینے والے اساتذہ میں سے ایک آپ بھی تھے اور حضور رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر مرحوم نے ان صاحبزادگان کو مسجد مبارک میں زائد وقت پڑھانے کی سعادت بھی پائی تھی۔ جن میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی تھے۔

تقسیم ملک کے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دور اندیشی سے قادیان کی مرکزی حیثیت کی حفاظت کے لئے ایک ہدایت یہ جاری فرمائی کہ سلسلہ تعلیم دین کے جاری رکھنے کے لئے فلاں فلاں چند علماء قادیان میں قیام رکھیں گے ان میں مولوی صاحب کا نام اپنے علمی کمال کے باعث گل سر سبد کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۶ء میں آپ انچارج مبشرین کلاس و مدرسہ احمدیہ مقرر ہوئے اور چند دن میں ہی آپ کا عہدہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و مدرسہ تعلیم الاسلام متعین ہوا۔ ہندوستان کی نئی پود

میں سے مبلغین اور اساتذہ مدرسہ احمدیہ آپ سے شرف تلمذ رکھتے ہیں۔ بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ بھی آپ ہی تھے اسوقت مدرسہ تعلیم الاسلام کی چند ابتدائی جماعتیں شروع ہوئی تھیں ایک دو سالی بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کا کام بڑھ جانے پر اس کا انتظام الگ کر کے کسی اور کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ آپ کی نمایاں قابلیت کے باعث آپ کو مئی ۱۹۶۵ء سے سلیکشن گریڈ دیا گیا ۴ر دسمبر ۱۹۶۶ء کو ساٹھ سال کی عمر پورا ہونے پر آپ نے پنشن حاصل کی اور اب ہیڈ ماسٹری کی بجائے آپ کے علم سے اور رنگ میں استفادہ کی خاطر دوسرے روز سے آپ کو نائب ناظر تصنیف کے عہدہ پر سرفراز کیا گیا اس منصب پر آپ نے بکثرت عالمانہ مضامین بدر کیلئے لکھے اور اعتراضات پر مشتمل دعوۃ و تبلیغ میں موصولہ خطوط کے جوابات بھی آپ ہی کی طرف سے دیئے جاتے تھے۔ اس منصب پر قریبًا سوا نو سال آپ نے اواخر اپریل ۱۹۷۶ء تک کام کیا چونکہ آپ کی صحت مزید دماغی کاوشں کی متحمل نہ تھی اس لئے آپ کو بامر مجبوری اس کام سے سبکدوش کیا گیا۔

آپ کی نمایاں شخصیت کی وجہ سے تقسیم ملک کے بعد آپ صدر انجمن احمدیہ کے ممبر ۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۵ء اور ۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۶ء گویا اٹھارہ سال تک رہے ۱۹۷۷ء میں آپ نے اپنی ضعف صحت اور ضعف بصر کی وجہ سے رکنیت سے معذرت کر دی تھی۔

مرحوم کی اولاد اہلیہ اوّل سے ایک بیٹا پاکستان میں قیام پذیر ہے موجودہ اہلیہ محترمہ سے جو مونگھیر کی باشندہ ہیں آپ کی اولاد دو بچیاں ہیں چھوٹی بچی ابھی زیر تعلیم ہے اور بڑی بچی محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ (اہلیہ محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری معلم مدرسہ احمدیہ قادیان) کلرک دفتر نصرت گرلز سکول قادیان کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ ان سب کو حضرت مولوی صاحب کی خدمت کی توفیق ملی۔ ایک ڈیڑھ ماہ کے لئے گزشتہ دنوں آپ کے عمزاد برادر مکرم ٹھیکیدار غلام محمد صاحب بھی ربوہ سے اکتیس ۳۱ سال بعد آئے تھے اور ہمہ وقت آپ کی خدمت میں اپنے عرصہ قیام میں مصروف رہے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرض الموت میں بار بار بذات خود اپنے اس بزرگ استاد کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لے جاتے رہے بلکہ سالہا سال کی علالت کے دوران ہر طرح آپ کا خیال رکھا اور دیگر ذمہ دار افراد بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے رہے۔

بعض جماعتوں کو تاروں اور خطوط کے ذریعہ اس سانحہ کی اطلاع دی گئی ہے اور مرکزی دفاتر میں تعطیل کر دی گئی ہے احباب سے درخواست ہے کہ اس بزرگ سلسلہ کی مغفرت رفع درجات اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

عرصہ درویشی کا آغاز ۱۶ر نومبر ۱۹۴۷ء سے ہوا اسوقت سے مئی ۱۹۴۸ء تک خدمت مرکز کے لئے آنے والے احباب درویش کہلائے ان پر حفاظت مقاصد سلسلہ اور اعلائے کلمۃ اللہ اور آبادی مقامات مقدسہ کی خاص ذمہ داریاں عائد کی گئی تھیں گزشتہ بیس ماہ کے عرصہ میں ان درویشان میں سے آٹھ احباب عالم جاودانی کو سدھار چکے ہیں جن میں پانچ تو آخری آٹھ ماہ میں انتقال فرما گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باقیماندہ درویشان کی عمر و صحت میں برکت دے اور سلسلہ کے لئے نئی پود میں بہترین کارکنان پیدا فرمائے جو اس بار کو درویشان کی طرح پوری اہلیت اور ذمہ داری اور اخلاص سے سرانجام دے سکیں۔ اس بارے میں احباب جماعت کو خصوصی دعا کی تحریک کی جاتی ہے۔

## سانحۂ ارتحال حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی کی وفات

## صدر انجمن احمدیہ قادیان کا تعزیتی ریزولیشن

### نقل ریزولیشن ۳۵۲ ع م ۲۰-۹-۷۸

رپورٹ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کہ نہایت رنج و الم کے ساتھ یہ امر پیش کیا جاتا ہے کہ آج مورخہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۷۸ء بوقت سوا تین بجے صبح حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی ایک لمبی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم کو تقسیم ملک سے پہلے اور بعد میں بھی مرکز قادیان کے تعلیمی اداروں میں بطور استاد و ہیڈ ماسٹر کام کرنے کا موقعہ ملا تقسیم ملک کے بعد آپ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر بھی رہے اور نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بطور نائب ناظر تالیف و تصنیف کام کرنے کا بھی کئی سال تک آپکو موقعہ ملا۔ احمدیہ لٹریچر میں آپکے تصنیف کردہ رسائل سے قابل قدر اضافہ ہوا۔ آپ ایک متبحر عالم اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے شخص تھے آپ کی وفات سے جماعت میں ایک بھاری خلا پیدا ہوا ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ رپورٹ ہذا کو ریکارڈ کرتے ہوئے مجلس دعا کرتی ہے کہ:۔

(۱) اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور انکے درجات کو بلند فرمائے اور انکے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور انکا حافظ و ناصر ہو آمین

(۲) اس تعزیتی قرارداد کی نقول نظارت خدمت درویشاں' مرحوم کے اقارب اور اخبارات سلسلہ کو بھجوائی جائیں۔

# حضور ایدہ اللہ کا سٹاک ہالم اور گوٹن برگ میں ورودِ مسعود

( بقیہ صفحہ ۲ )

منسوب کیا ہے حالانکہ وہ اس کی اپنی رائے ہوتی ہے اور قرآن سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس پر نمائندوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک نیا ترجمہ قرآن شائع کرے جس کا ترجمہ اور تفسیر الگ الگ اور قابل فہم ہو۔ حضور نے فرمایا ہم انشاء اللہ بہت جلد ترجمہ شائع کر دیں گے۔ مسٹر برنٹ کہنے لگے اگر آپ ترجمہ قرآن شائع کریں تو حکومت سویڈن آپ کی مدد کرے گی۔ حضور نے فرمایا ہم یہ ترجمہ شائع کرنے کا بوجھ سویڈن کی حکومت پر نہیں ڈالنا چاہتے البتہ اس بات میں ہماری مدد کر سکتے ہیں کہ جب یہ ترجمہ شائع ہو جائے تو جہاں جہاں اس کی ضرورت ہو وہاں پہنچانے یا رکھوانے میں آپ ساتھ تعاون کریں۔

## سویڈش ترجمہ قرآن کریم

حضرت صاحب نے فرمایا سویڈش ترجمہ قرآن کریم کا مسودہ تیار ہے لیکن ہم اس کو پوری تسلی کے بعد پریس میں دینا چاہتے ہیں۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ سویڈش زبان کے لحاظ سے یہ ترجمہ معیاری اور صحت کے اعتبار سے ہر شک و شبہ سے بالا اور بالکل صحیح ترجمہ ہو۔ ہمارے پاس ایک بہت اچھا انگریزی ترجمہ قرآن کریم مع تفسیر تو خدا تعالیٰ کے فضل سے موجود ہے لیکن سویڈش ترجمہ کے متعلق ہمیں زبان کی مشکل درپیش ہے۔ ہم اچھے علم دوست سویڈش مترجم کی خدمات حاصل کرنے کو تیار ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ اسلام کے متعلق کچھ نہیں جانتا اور ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے کہ وہ کس انداز میں ترجمہ کر رہا ہے۔ آیا وہ قرآن کریم کو پورے طور پر سمجھتا بھی ہے یا نہیں۔ ہم کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرتے بلکہ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ غیر ارادی طور پر غلطی ہو جائے۔ ضمناً سویڈن کے سکولوں میں اسلام کے متعلق کسی بھی کتاب کے نہ ہونے کا ذکر بھی ہوا تو حضور نے مکرم امام کمال یوسف صاحب کو ارشاد فرمایا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ تیار ہے اسے فوری طور پر شائع کروایا جائے۔ یہ کتاب اس لحاظ سے بھی پسند کی جائے گی کہ اس میں اسلام کی تعلیم اور اس کے محاسن کو حکیمانہ رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک نمائندہ کا یہ کہنا تھا کہ اگر شروع میں سکول کے بچوں کے لئے اسلامی تعلیم پر کوئی آسان رنگ میں کتاب شائع کی جائے تو اس کی ضرورت بھی ہے اور وہ نتیجہ خیز بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ حضور نے ان کے اس مشورہ کو پسند کرتے ہوئے فرمایا بچوں کے مختلف سیریز میں اسلامی تعلیم پر مشتمل کتابیں لکھی جا چکی ہیں ان کا سویڈش میں ترجمہ کروا کر جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

## امن کی تحریکیں اور اسلام

گفتگو کے اثناء میں حضور نے فرمایا:۔ جہاں تک امن کی تحاریک اور ان کے بنیادی مقاصد کا تعلق ہے لوگوں میں محبت اور پیار کا ماحول پیدا کرنا اور ان کے باہمی اختلافات کو دور کرنا بڑا اچھا اور نیک خیال ہے اور ہم سب کی خوشی کا موجب ہے۔ میں اپنی پریس کانفرنسوں میں بھی اور لوگوں سے ملاقاتوں کے دوران بھی کہا کرتا ہوں کہ یہ وقت ہے انسان دوسرے انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ ہر انسان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے موجودہ زمانہ میں انسان اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول گیا ہے۔ ایک طرف آزادی نے اُسے خود سر بنا دیا ہے دوسری طرف مادی دولت اور آرام و آسائش کی زندگی اُسے خدا سے دور لے گئی ہے۔ فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ لوگ مذہب میں دلچسپی رکھتے تھے جب کہ آزادی نہ تھی۔ لیکن جب آزادی ملی تو مذہب میں دلچسپی ختم ہو گئی۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ لوگوں کے دل مطمئن نہیں۔ دنیا کو اطمینان عیسائیت نہیں دلا سکتی۔ یہ خلاء تو اسلام ہی پورا کر سکتا ہے کیونکہ یہ اسلامی تعلیم ہی ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کیلئے بہترین دستور العمل ہے۔ یہ گفتگو بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئی اور افہام و تفہیم کی روح آخر تک برقرار رہی۔ نمائندگان نے اسلامی لٹریچر کو بھی بڑی خوشی سے قبول کیا۔ بعد میں چائے کی میز پر مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن سے بھی باتیں ہوتی رہیں۔ مسٹر برنٹ نے امام صاحب سے وعدہ کیا کہ جب بھی وہ لندن گئے، اسلام کے متعلق مزید تحقیق کے لئے مشن ہاؤس میں ضرور آئیں گے۔

## پریس کانفرنس

ہوٹل کے جس کمرے میں حضور ٹھہرے ہوئے تھے اس کے ڈرائنگ روم میں جہاں دو گھنٹے پیشتر مذہبی تنظیم کے نمائندوں سے تبادلۂ خیالات ہوا تھا۔ حضور نے دوبارہ اسی جگہ پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اور پریس کے نمائندوں کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔ یہ کانفرنس اڑھائی بجے شروع ہو کر پانچ بجے شام تک جاری رہی۔ اس میں ایک مقامی رسالے کے ایڈیٹر اور اس کی اسسٹنٹ۔ ایک محقق فری لانسر صحافیہ۔ اور نیوز ایجنسی کے دو نمائندوں نے شرکت کی۔ اس پریس کانفرنس میں مسیح علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور صلیب کے بعد کی زندگی ہی زیادہ تر موضوع بحث بنی رہی۔

## حضرت مسیحؑ کی فلسطین سے ہجرت کے تاریخی ثبوت!

اس کانفرنس میں پہلا سوال ہی یہ تھا کہ حضرت مسیحؑ کی ہجرت کشمیر کا تاریخی ثبوت کیا ہے؟ چنانچہ اس سوال کے جواب میں حضرت مسیح کی صلیب سے نجات کے متعلق قریباً نصف گھنٹے تک حضور نے تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایسی کتابوں کا تذکرہ تو اب خود عیسائی محققین بھی کرنے لگ گئے ہیں جن میں مسیحؑ کے ہندوستان جانے کا ذکر ہے۔

تازہ شہادت ہرات (افغانستان) کے ایک قبیلے نے فراہم کر دی ہے جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کے پاس اصل انجیل موجود ہے اور یہ بھی کہ مسیح علیہ السلام کشمیر جاتے ہوئے اُن کے پاس ٹھہرے تھے۔ علاوہ ازیں عیسائیوں، مسلمانوں اور یہودیوں کی سینکڑوں کتابوں میں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے جنہیں سپین کی مسلم یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے عیسائی پادری بھی پڑھتے رہے ہیں۔ پھر بائبل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت حضرت اسحٰقؑ کے خاندان سے حضرت اسمٰعیلؑ کے خاندان میں منتقل ہو جائے گی۔ اس لئے حضرت مسیحؑ کی بعثت کی غرض یہ تھی کہ وہ اسرائیل کے گم شدہ قبائل کو نہ صرف موسوی شریعت پر قائم کریں بلکہ اُن کو اس بات کے لئے بھی تیار کریں کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو تو وہ آپؐ پر ایمان لے آئیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضور نے رسالے کے ایڈیٹر سے سوال کیا وہ گم شدہ اسرائیلی قبائل کہاں ہیں جن کو ڈھونڈنے اور دین موسوی پر اکٹھا کرنے کے لئے مسیحؑ کو بھیجا گیا تھا۔ کیا وہ ہوا میں تحلیل ہو گئے تھے۔ آخر وہ گئے تو گئے کہاں؟ مگر وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

حضرت صاحب نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واقعۂ صلیب کے بعد کی زندگی ایک ایسا مسئلہ ہے جو نہ صرف ہمارے اور عیسائیوں کے درمیان مابہ النزاع ہے بلکہ خود عیسائی فرقوں کے درمیان بھی اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے باہمی تبادلۂ خیال ہونا چاہیئے لیکن چرچ ہمارے ساتھ گفتگو کرنے سے گریز کرتا ہے جو اعتراف شکست کے مترادف ہے۔

## ہستی باری تعالیٰ

حضور نے فرمایا عیسائی کہتے ہیں حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب پر جان دیدی تھی۔ اور پھر دوبارہ زندہ ہو گئے تھے۔ تین دن تک مُردہ رہے اور یہ تین دن انہوں نے جہنم میں گزارے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے جہنم کہاں تھی۔ وہ اس زمین پر تو تھی نہیں۔ رسالے کے ایڈیٹر صاحب کہنے لگے وہ زمین کے نیچے تھی۔ حضور نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا اگر جہنم زمین کے نیچے تھی تو کیا وہ امریکہ میں تھی (گلوب پر نظر ڈالیں تو امریکہ ہی نیچے نظر آتا ہے)۔ ایک صحافیہ کہنے لگی، ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ آپ نے اسی ایڈیٹر صاحب سے دریافت فرمایا تو اس نے کہا مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں میں تو عیسائی نہیں۔ حضور نے پوچھا تو پھر آپ کیا ہیں؟ کہنے لگا میں تو ناستک Agnostic ہوں۔ مابعد الطبیعات پر ایمان نہیں رکھتا، دوسرے لفظوں میں خدا کو نہیں مانتا۔ یہاں سے بات ہستی باری تعالیٰ پر چل نکلی۔ حضور نے فرمایا ہم تو خدا تعالیٰ کی ہستی کو علیٰ وجہ البصیرت مانتے ہیں۔ ہمارا تو اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہے۔ وہ ہماری دعاؤں کو سُنتا ہے اور آئندہ کی خبریں بھی بتاتا ہے تاہم یہ صحیح ہے کہ یہ مذہب کا کام ہے کہ وہ انسان کا خدا سے تعلق پیدا کروائے۔ اسلام کے سوا کوئی مذہب ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جو کامل مذہب ہے اور جس پر عمل پیرا ہو کر انسان اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص خدا سے تعلق پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا ہے ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ تو زندہ ہے۔ اگر کسی کو زندہ خدا نظر نہیں آتا تو یہ اس کی بصیرت کا قصور ہے۔ آپ نے ایڈیٹر صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا میں ذاتی تجربے کی بناء پر کہتا ہوں کہ اس کے ثبوت کے لئے کچھ عرصہ تک میرے ساتھ رہیں اور تجربہ کر کے دیکھیں کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔!

## اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے

... نمائندہ نے کہا آپ اہل سویڈن کے لئے کیا پیغام لائے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں آپ کے لئے اسلام کا پیغام لایا ہوں جو امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ تاہم اسلام چونکہ جغرافیائی حدود سے بالا ہے اس لئے میں صرف سویڈن کی بات نہیں کرتا بلکہ ساری انسانیت کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ انسانیت کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ اس وقت دنیا کو امن کی شدید ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے آج سے گیارہ سال پہلے لنڈن میں ایک پریس کانفرنس کے دوران یہ انتباہ کیا تھا کہ اگر اہل مغرب اپنے خالق و مالک کی طرف نہ جھکے اور اسے واحد و یگانہ نہ سمجھتے ہوئے اپنا ملجا و ماویٰ نہ بنایا تو ۲۰۔۲۵ سال کے اندر اندر ایک خطرناک تباہی سے دوچار ہو جائیں گے۔ اس انذار پر قریباً آدھی مدت گزر چکی ہے۔ دنیا دن بدن ہلاکت کے قریب ہوتی چلی جا رہی ہے بعض دانشور کئی خدشات کا اظہار کرنے لگے ہیں۔ میں اس صورت حال سے طبعاً متفکر ہوں اور ایک بار پھر یہ کہتا ہوں کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں اور اس کی مخلصانہ عبادت بجا لائیں اور اسی کے ہو کر رہیں تا خدائے ذوالعرش ان پر رجوع برحمت ہو اور تباہی کا خطرہ ٹل جائے۔

آپ نے فرمایا اسی طرح میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اب وقت ہے انسان دوسرے انسان کی عزت و احترام کرنا سیکھے۔ کس قدر افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ دنیا میں پُرامن ماحول اور خوشگوار فضا پیدا کرنے کی بجائے ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کی اندھا دھند تیاری نے لوگوں کو لرزاں اور ترساں بنا رکھا ہے، انسانیت سے محبت نہیں اور چھوٹے ملکوں کے احساسات کا خیال نہیں۔ پس ایسی بدامنی اور بے چینی، خوف و ہراس کے تاریک تر زمانہ میں اسلام ہی روشنی کا ایک مینار اور بچاؤ کا واحد سہارا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس نور سے منور ہوتے اور اس کو سلامتی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں۔

## بانیٔ اسلام کا اسوۂ حسنہ اور اسلامی معاشرہ

حضرت صاحب نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے اخلاق فاضلہ اور اسوۂ حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپؐ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے، مشکلات کی آندھیاں چلیں شدید بائیکاٹ ہوا۔ بستیوں میں کانٹے بچھائے جاتے رہے، لوگوں نے پتھروں سے آپؐ کو لہولہان کر دیا، مخالفین اسلام کی اشد ترین ایذا رسانی کے باوجود خدا نے آپؐ کو آسمان پر نہیں اٹھایا۔ بلکہ آپؐ ہمیشہ پیکر صبر و رضا بنے رہے اور دوست و دشمن سے محبت اور ہمدردی کا سلوک کرتے رہے یہاں تک کہ جب دشمنان اسلام مغلوب ہو گئے تو ان کے سارے ظلم و ستم اور جور و جفا کے باوجود اُن کو معاف کر دیا۔ یہ تو مخالفین نوع انسان کے ساتھ تعلق۔ جہاں تک مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کا سوال ہے کسریٰ اور قیصر کی عظیم سلطنتیں جب مسلمانوں کے سامنے سرنگوں ہو گئیں اور ان کے خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے تو ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سونے کی ایک لاکھ ڈلیاں آئیں تو آپ نے اسی وقت ضرورتمندوں میں تقسیم کروا دیں۔ اُن کی خادمہ نے عرض کیا اپنے لئے بھی تو کچھ رکھا ہوتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اور دیدے گا۔ یہی وہ توکل ہے اور یہی وہ توکل ہے جو اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ مگر عیسائی دنیا اس تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

## اسلامی تعلیم بہر صورت قابل عمل ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی وہ اسلام ہے جس کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ کی جماعت نے دنیا میں تبلیغ اسلام کا ایک عظیم الشان جہاد شروع کر رکھا ہے۔ میں اس جماعت کا امام ہوں اور یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اگلی صدی میں اہل مغرب کی اکثریت مسلمان ہو جائے گی۔ انسان، خدا اور اس کے بندوں سے پیار کرنے لگے گا۔ دنیا جو مرضی کرے وہ اپنے منصوبے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کامیاب اسلام نے ہی ہونا ہے۔ اس کے خلاف سارے حربے ناکام ہوں گے۔ اس پر فری لانسر نے سوال کیا اگر اسلام کی تعلیم اتنی اچھی ہے تو پھر اسلامی ملکوں میں عورتوں کو مردوں کے برابر کیوں نہیں سمجھا جاتا۔ حضور نے فرمایا اگر کسی جگہ اسلامی تعلیم پر عمل نہیں ہوا تو اس کا مجھے افسوس ہے تاہم جہاں تک اسلامی تعلیم کا تعلق ہے اسلام نے مرد اور عورت میں دینی اور روحانی ترقی کے اعتبار سے کوئی امتیاز قائم نہیں کیا۔ صحافیہ مذکورہ نے بڑی حیرت سے پوچھا کیا یہ بات قرآن میں لکھی ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں میں قرآن ہی سے استدلال کر رہا ہوں۔ وہ کہنے لگی تو پھر آپ مجھے وہ آیات نوٹ کروا دیں۔ چنانچہ حضور نے قرآن کریم منگوا کر اُسے وہ آیات نوٹ کروا دیں اور جب اُن کا ترجمہ سُنایا تو وہ دنگ رہ گئی۔! حضور نے تفصیل سے بتایا کہ اسلام نے بحیثیت انسان مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں کیا اگر کوئی فرق ہے تو دونوں کی ذمہ داریوں کے اعتبار سے ہے۔ ورنہ جہاں تک انسانی استعدادوں کی نشو و نما کا تعلق ہے دونوں کو ترقی کے یکساں مواقع بہم پہنچائے گئے ہیں اور عورت کو اسلامی معاشرہ میں عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ حضور نے فری لانسر صحافیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں آپ کو اس کی ایک مثال دیتا ہوں اس میں آپ کے سوال کا جواب بھی آجائے گا۔ ایک دفعہ ایک اسلامی ملک کا ایک وفد چین گیا۔ اراکین وفد وہاں کی نعتانی اور تحریک اور پُرسکون بالخصوص ہر قسم کی بدنظری اور بداخلاقی سے پاک معاشرتی زندگی سے بہت متاثر ہوئے بعد میں چیئرمین ماؤزے تنگ سے جب اُن کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا برائیوں سے پاک اس قسم کے معاشرے کو قائم کرنے میں آپ کس طرح کامیاب ہوئے تو چیئرمین ماؤ کہنے لگے۔ جاؤ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا مطالعہ کرو تمہیں اس کا جواب مل جائے گا۔ حیرت ہوتی ہے ایک سوشلسٹ رہنما کے منہ سے مسلمانوں کو یہ جواب — !! یہ ایک حقیقت ہے کہ چیئرمین ماؤ کی کئی کتابوں کے اکثر حصے اسلامی تعلیم کا اثر لئے ہوئے ہیں —

یہ طویل پریس کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب رہی۔ اس میں عیسائیت اور اسلام کے موازنہ کا بار بار موقع پیدا ہوتا رہا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عیسائیت کے مقابلے میں اسلام کی برتری کو اس حسن اور خوبی سے بیان فرمایا کہ کسی نمائندہ کو بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔ فری لانسر صحافیہ جس کے متعلق یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ وہ اسلام کے متعلق بڑا تعصّب رکھتی ہے اور اسی لئے کرید کرید کر سوال کرتی ہے دل کی بڑی حلیم، سمجھدار اور سلجھی ہوئی نکلی۔ وہ حضور کی پریس کانفرنس سے اتنی متاثر ہوئی کہ جب کمرے سے باہر جانے لگی تو بے اختیار جذباتی ہو گئی اور اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکی اور کہنے لگی اسلام کی اتنی پیاری تعلیم ہے آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتائی۔

## ساحل سمندر کی سیر

سٹاک ہالم سمندر کے کنارے واقع ہے سمندر کا پانی شہر کے اندر دُور دُور تک چلا گیا ہے۔ شہر کی آبادی زیادہ تر مختلف جزیروں میں پھیلی ہوئی ہے۔ آمد و رفت کے کئی پُل بنے ہوئے ہیں۔ چھوٹے بڑے سمندری جہاز اور لانچیں بھی ہر وقت چلتی رہتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ ۳۰ جولائی ساڑھے گیارہ بجے سٹاک ہالم سے قریباً ایک سو کلومیٹر دور ساحل سمندر پر سیر کے لئے تشریف لے گئے مکرم امام کمال یوسف صاحب اور برادرم احمد خودہ صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ راستہ میں تھوڑی دیر تک ایک جگہ سمندر کے کنارے رُکے اور پھر قریب ہی Tullgarn پہنچے جہاں Summer Palace ہے۔ یہ جگہ سیر و تفریح کے لئے اس لحاظ سے زیادہ مناسب تھی کہ یہاں لوگوں کی آمد و رفت زیادہ نہ تھی۔ حضور نے اپنے قافلہ سمیت دوپہر کا کھانا کھایا اور پھر کچھ دیر ساڑھے آٹھ سو سال پرانے نوادرات دیکھے۔ یہ خوبصورت محل جس کے ایک طرف سمندر ہے صدیوں تک سویڈن کے بادشاہوں کی گرمائی رہائش گاہ رہی ہے اب یہ میوزیم کا کام دیتا ہے اس میں بادشاہوں کے استعمال میں آنیوالی چیزیں بالخصوص مختلف زمانوں میں جن چیزوں سے اس محل کو آراستہ کیا جاتا رہا ہے وہ بڑے قرینے سے محفوظ چلی آرہی ہیں۔ ان میں مصری اور اسلامی تہذیب و ثقافت کے بعض نمونے بھی موجود ہیں جو یورپ میں مسلم اثر و نفوذ کا پتہ دیتے ہیں۔ سویڈن کے بادشاہ تو مرور زمانہ کی نذر ہو گئے لیکن اُن کی تہذیب و تمدن اب تک باقی ہے اور خاص عبرت آموز یا اولی الابصار کا سامان پیدا کرتی ہے۔

## رات کے کھانے کی دعوت

ہمارے عرب دوست احمد خودہ صاحب (جو سویڈن کی شہریت رکھتے ہیں) نے حضور کی خدمت اقدس میں رات کے کھانے کی دعوت کے لئے درخواست کی۔ حضور نے ازراہ شفقت ان کی دعوت قبول فرمائی چنانچہ اسی روز رات آٹھ بجے حضور بنفس نفیس احمد خودہ صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ مکرم محمود خودہ صاحب اور احمد خودہ اور حسن خودہ صاحبان نے عربی روایات کے مطابق حضور کا نہایت شاندار رنگ میں استقبال کیا۔ برادرم احمد خودہ صاحب کی والدہ صاحبہ اور بیوی جو سویڈش ہیں اور محترمہ ہالہ خودہ صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہا اور پھول پیش کئے۔ کھانے کے کمرے میں اھلاً و سہلاً و مرحبا، سلامتی کی دعائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی الہامات بڑے خوبصورت طغروں پر لکھے ہوئے تھے جو احمدیت سے پیار کا اظہار تھا۔ اور کتنا پیارا اظہار تھا۔ اس دعوت میں میزبان حضرات کے دل میں اپنے آقا ایدہ اللہ کے لئے جو بے پناہ محبت اور خلوص تھا وہ اُن کی ہر ادا اور کھانے کی ہر

چیز سے عیاں تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کھانے کے بعد مکرم محمود عودہ صاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ اپنے گاؤں میں مسجد تعمیر کروانا چاہتے ہیں اور ایک اینٹ لائے ہوئے ہیں حضور اس پر دعا کر دیں چنانچہ حضور نے مسجد کی تعمیر کے لئے دعا کی اور پھر آخر میں احباب سمیت اجتماعی دعا کرانے کے بعد ہوٹل واپس آ گئے۔

## سٹاک ہالم سے روانگی

اسر جولائی کو صبح نو بجے ہوٹل سے گوٹن برگ روانہ ہوئے۔ حضور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم محمود عودہ صاحب، ان کے صاحبزادے احمد عودہ اور حسن عودہ صاحب، برادرم ارشد چیمہ صاحب اور برادرم رشید احمد سنوری اور مبشر احمد صاحب اوسلو بھی موجود تھے۔ روانگی سے قبل حضور نے دعا کرائی۔ مکرم امام کمال یوسف صاحب اور برادرم رشید احمد صاحب بھی حضور کی مشایعت میں شریک قافلہ تھے۔

ایک بجے VATTERN جھیل کے کنارے ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے تھوڑی دیر رُکے۔ ڈیٹرن سویڈن کی سب سے لمبی جھیل ہے۔ موٹر وے دور تک اس کے ساتھ ساتھ گزرتا ہے۔ جگہ جگہ سبزہ گاہوں اور سبزہ زاروں کا منظر قابلِ دید ہے۔ BORAS سویڈن کا خوبصورت ترین شہر ہے۔ یہاں حضور نے ایک برلب سڑک ریسٹورنٹ میں تھوڑی دیر قیام فرمایا اور قافلے سمیت چائے پی۔ یہاں سے روانہ ہوئے تو اگلی منزل گوٹن برگ تھی۔ کچھ ہی فاصلے پر برادرم مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد مبلغ گوٹن برگ چند خدام کے ساتھ حضور کی پیشوائی میں حاضر ہوئے۔

## گوٹن برگ میں ورودِ مسعود

سات بجے شام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت گوٹن برگ پہنچے۔ احبابِ جماعت نے مسجد ناصر کے سامنے حضور کا خیر مقدم کیا۔ چونکہ سفر بہت لمبا تھا اور راستے میں خاصی گرمی تھی۔ دورانِ سفر حضور طبعًا کوفت اور تھکان محسوس کرتے رہے لیکن مسجد گوٹن برگ پہنچے پر تازہ اور کھلی فضا میسر آئی اور دفورِ مسرت سے احباب کے کھلے ہوئے چہرے نظر آئے تو حضور کی ساری کوفت دور ہو گئی چنانچہ ایک گھنٹے تک حضور احباب میں رونق افروز رہے اور انہیں اپنے ارشادات اور دورے کے تاثرات سے مستفید فرمایا اور پھر مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔

## گوٹن برگ ریڈیو کا نشریہ

حضور ایدہ اللہ کی گوٹن برگ تشریف آوری سے قبل گوٹن برگ ریڈیو نے صبح ساڑھے سات بجے جماعت احمدیہ کے متعلق ایک انٹرویو نشر کیا۔ ریڈیو والوں نے یہ انٹرویو مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد مبلغ گوٹن برگ اور نصیر الحق صاحب ابن مکرم مولانا نور الحق صاحب سے لیا تھا۔

اس نشریہ میں جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے گوٹن برگ کے شہریوں کو بتایا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ ایک اسلامی فرقہ ہے جو دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ میں سرگرم عمل ہے۔ اس جماعت کے امام جو خلیفۃ المسیح کہلاتے ہیں آج شام گوٹن برگ تشریف لانے والے ہیں۔ چودہ سو سال قبل بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح موعود کے آنے کی خوشخبری دی تھی، حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ان کے تیسرے خلیفہ ہیں جو ملاقاتوں اور پریس کانفرنسوں کے ذریعہ اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے آجکل سیکنڈے نیویا کا دورہ کر رہے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ گوٹن برگ میں دو سو افراد پر مشتمل جماعت احمدیہ سے ملاقات کریں گے اور گوٹن برگ میں اسلام کی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے۔

## پریس کانفرنس

یکم اگست گیارہ بجے صبح حضور نے مشن ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور پھر ریڈیو کے نمائندوں کو انٹرویو دیا۔ یہ پریس کانفرنس سوا ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس میں مقامی اخبار [illegible] کے نمائندہ اور فوٹو گرافر، ایک دوسری اخبار Goteborg Post کا نمائندہ تھی اور دوسرا ریڈیو سویڈن کا نمائندہ مقیم گوٹن برگ تھا۔ حضرت صاحب کی کانفرنس میں تشریف آوری سے قبل مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن جو اس دورے میں حضور کے ہمراہ ہیں نے جماعت احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح کا مختصراً تعارف کرایا۔

## موجودہ زمانے کے مسائل اور اسلام

پریس کانفرنس کے آغاز میں ایک نمائندہ نے حضور سے یہ پوچھا کہ سویڈن میں آپ کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے تو آپ نے فرمایا میں آپ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو ہر زمانے کے مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ موجودہ زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے دنیا کی ہر کوشش ناکام ہو چکی ہے۔ پھر انسان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ اس کا حق کیا ہے نتیجہ یہ ہے کہ جب وہ اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتا ہے مثلاً ہڑتالیں وغیرہ ہوتی ہیں تو مزید الجھنوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جو انسان کو یہ بتاتا ہے کہ اس کے حقوق کیا ہیں۔ اسلام نہ صرف انسان کے حقوق اور اس کی ضرورتوں کی تعیین کرتا ہے بلکہ حقوق کے حصول کے ذرائع بھی بیان کرتا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ صرف اسلام ہی نوع انسان کی صحیح خدمت کر سکتا ہے اور ان کے مسائل کو پائیدار رنگ میں حل کر سکتا ہے۔ اس پر ایک نمائندہ نے کہا تو کیا آپ اہل سویڈن کو اسلام میں Convert کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہم آپ کو اسلام میں Convert کرنا نہیں چاہتے بلکہ ہم آپ کو اسلام کی خصوصیات بتا کر Convince کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کی بہتری اور بھلائی اسلام میں ہے اور یہ خیال غلط ہے کہ اسلام طاقت کے زور پر لوگوں کو عقیدہ بدلنے پر مجبور کرتا ہے ایسا ہرگز نہیں۔ مذہب تو انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ طاقت خواہ کتنی بڑی کیوں نہ ہو انسان کا دل نہیں بدل سکتی۔ پس ہماری طرف سے یہ پوری کوشش ہے کہ آپ کو اس بات کا قائل کر دیں کہ آپ کی نجات اسلام سے وابستہ ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے ہم مغربی ممالک میں ایک ملک کے بعد دوسرے ملک میں اسلامی مشن قائم کرنے میں کوشاں ہیں تاکہ اشاعتِ کتب تقاریر اور پُر امن فضا میں تبادلۂ خیالات کے ذریعہ اسلامی نقطۂ نظر کو آپ پر واضح کر دیں۔

## قرآن کریم روحانیت کا بیش قیمت خزانہ

اسی موقع پر ایک اخباری نمائندہ نے کہا کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم قرآن کریم پڑھنے لگ جائیں۔ حضور نے فرمایا ہاں میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ آپ قرآن کریم کی مقدس اور حق و حکمت پر مشتمل تعلیم سے متعارف ہوں اور اس کے فیوض اور برکات سے مستفید ہوں۔ یہ بائبل کے مقابلے میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے لیکن فی الحقیقت ایک عظیم کتاب اور روحانیت کا ایک بیش قیمت خزانہ ہے۔ دنیا میں ایسی کوئی الہامی کتاب نہیں ہے جو اتنی چھوٹی ہو لیکن اس کے باوجود جامع و مانع بھی ہو۔ آپ نے فرمایا اس زمانہ میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اسکی معجزانہ رنگ میں تفسیر بیان فرمائی ہے جس سے زمانہ حاضرہ کے مسائل کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ فرمایا چونکہ اسلام کی تعلیم ہر لحاظ سے کامل ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہمیں اہل مغرب کو اسلام میں Convert کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہم اسلام کی پیاری تعلیم کے ذریعہ لوگوں کے دل جیتیں گے اور ان کو اس بات کا قائل کر کے دم لیں گے کہ دنیا کی حقیقی نجات اسلام میں ہے۔ جب یہ حقیقت کھل گئی اور صداقت ظاہر ہو گئی تو لوگوں کے خیالات اور رجحانات خود بخود بدل کر اسلامی تعلیم کے سانچے میں ڈھل جائیں گے۔

وباللہ التوفیق!

## قرآن کریم کی اشاعت کا عالمگیر منصوبہ

اس سوال پر کہ قرآن کریم کی اشاعت کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا پروگرام کیا ہے۔ حضور نے فرمایا جہاں تک قرآن کریم کی طباعت کا سوال ہے جماعت احمدیہ نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ دنیا کے تمام لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے روشناس کرائے گی، اس کے معانی و مطالب کو دنیا پر واضح کرے گی اور اس حقیقت کو ظاہر کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گی کہ یہ صرف قرآن کریم ہی ہے جو دورِ حاضر کے مسائل کو حل کرتا ہے چنانچہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کی اشاعت کا ایک عالمگیر منصوبہ تیار کیا ہے جس کے پہلے مرحلہ میں امریکہ میں دس لاکھ انگریزی ترجمہ قرآن کریم شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ علاوہ ازیں دنیا کی ہر اس زبان میں جو لکھی اور پڑھی جاتی ہے قرآن کریم کا ترجمہ کر کے شائع کرنے کا مرحلہ وار پروگرام بھی زیرِ نظر ہے۔ یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کے لئے دقت درکار ہے۔ انشاء اللہ اگلی صدی کے اندر اندر یہ منصوبہ بھی مکمل ہو جائے گا۔

## جماعت احمدیہ اور اسلام کی تبلیغ

حضرت صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔ اسلام کی تبلیغ کے لئے دنیا میں زبردست جدوجہد کر رہی ہے اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت میں کوشاں ہے۔ عیسائیت بھی افریقہ میں یسوع مسیح کی محبت کا پیغام لے کر گئی تھی لیکن عیسائیوں نے یسوع کی محبت کے نام پر ان کو جس بُری طرح لوٹا اور رنگ و نسل کا جو دل آزار امتیاز قائم کئے رکھا۔ اس کی صدائے باز گشت آزادی کی تحریکوں کے ذریعہ دنیا سنتی چلی آئی ہے لیکن جماعت احمدیہ بھی گزشتہ پچاس سال سے افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔ ہم نے وہاں اسلام کے تبلیغی مراکز قائم کئے، سکول کھولے، کلینکس اور ہسپتال بنائے اور اہل افریقہ کی بے لوث خدمت کرتے رہے۔ چنانچہ وہاں کی حکومتیں بھی اور عوام بھی جماعت احمدیہ کی

خدمات کے دل سے معترف ہیں اور پانچ لاکھ سے زیادہ عیسائی حلقہ بگوش اسلام ہو چکے۔ ہیں۔ ہمارے پاس ایک ہی ہتھیار ہے اور وہ ہے محبت کا ہتھیار، خدمت کا ہتھیار اور خوش خلقی کا ہتھیار۔ ہم دنیا کی بے لوث خدمت اور محبت کے ذریعہ اگلے ۱۱۵ سال میں انشاء اللہ دنیا کی بھاری اکثریت کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

## ریڈیو گوٹن برگ کا ایک اور نشریہ

گوٹن برگ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی پریس کانفرنس خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ حضور نے نہایت سلجھے ہوئے انداز اور میٹھی زبان میں اسلام کی حقانیت کو بیان فرمایا۔ پریس رپورٹرز جو اپنے پیشے کے لحاظ سے بڑی ناقدانہ نظر رکھتے ہیں لیکن اس عاجز نے دیکھا ہے کہ وہ حضور کی باوقار اور پرکشش روحانی شخصیت سے اور آپ کے علم و عرفان کے سامنے انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ آج کی پریس کانفرنس اور ریڈیو انٹرویو کا جو اثر نمائندوں پر مترتب ہوا اس کا اظہار ریڈیو گوٹن برگ نے اسی روز سوا پانچ بجے ان الفاظ میں کیا:۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جو ۱۹۶۵ء میں جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے تھے نے اپنے پہلے دورہ میں فرمایا تھا گوٹن برگ کو ایک مسجد کی ضرورت ہے اس کے تقریباً ایک سال بعد ہی ایک بڑی مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اس مرتبہ آپ نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ آئندہ ایک سو سال کے اندر اندر یورپ کی اکثریت مسلمان ہو جائے گی۔

جماعت احمدیہ ایک اسلامی فرقہ ہے۔ اس کی بنیاد انیسویں صدی کے آخر میں رکھی گئی۔ اس جماعت کے قیام کا مقصد تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی عظمت کو دوبارہ قائم کرنا ہے اور دنیا میں امن پیدا کرنا ہے جماعت احمدیہ کا آغاز شمالی ہندوستان کے ایک چھوٹے سے قصبہ سے ہوا اور اب یہ جماعت بڑھ کر ایک عالمی جماعت بن چکی ہے۔ اس وقت تمام دنیا میں ان کی تعداد ایک کروڑ ہے۔ سویڈن میں دو صد کے قریب احمدی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کئی مرتبہ سویڈن کا دورہ کر چکے ہیں۔ پچھلی مرتبہ ۱۹۷۶ء آپ یہاں تشریف لائے تو آپ نے جماعت احمدیہ کی مسجد ناصر کا افتتاح کیا جو سویڈن کی پہلی مسجد ہے۔

آپ کی یہاں دوبارہ آمد کی غرض یہ ہے کہ قرآن مجید کی اشاعت و تقسیم کی عالمی مہم کو آخری شکل دی جائے۔ قرآن مجید مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے۔"

یہ نشریہ آخر میں اس فقرہ پر ختم ہوا کہ

" اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ اہل سویڈن اگلے سو سال میں واقعہ میں مسلمان ہو جائیں گے!"

## انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

پریس کانفرنس کے بعد حضور کچھ دیر تک مکرم امام کمال یوسف صاحب کے ساتھ گوٹن برگ مشن کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کا جائزہ لیتے رہے۔ آپ نے امام صاحب کو تبلیغی اور انتظامی طور پر ضروری ہدایات سے نوازا اور پھر دیگر احباب جماعت سے جو اس وقت تک خاصی تعداد میں مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے تھے تقریباً ایک گھنٹہ تک ان کو مختلف موضوع سے متعلق ارشادات سے مستفید فرمایا۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ ہمارا مشن ہاؤس گوٹن برگ میں اونچی جگہ پر واقع ہے۔ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہاں ظاہری طور پر بھی سرفرازی عطا فرمائی ہے۔ مشن ہاؤس سے عیسائیوں کا قبرستان نظر آتا ہے حضور نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اسمیں ہمارے ایک مخلص نوجوان جو سویڈش نومسلم تھے مدفون ہیں۔ مرحوم ایک حادثہ میں اس وقت جاں بحق ہو گئے جبکہ وہ سویڈن کی ایک پارٹی کے ساتھ کسی غیر ملکی دورہ پر تھے۔ گوٹن برگ کی انتظامیہ قابل داد ہے۔ اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ وہ عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہو چکے ہیں انہوں نے نہایت اعزاز کے ساتھ اسلامی طریق پر دفن کرنے کی اجازت دیدی۔ فرمایا مرنے والے کا معاملہ تو اللہ تعالےٰ سے جا پڑتا ہے اس لئے کسی کے جنازہ کے ساتھ تعصب برتنا یا کسی قبرستان میں دفن کرنے سے روکنا تو ایک ایسا فعل ہے جس پر انسانیت کانپ اٹھتی ہے۔

اگلے روز حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ گوٹن برگ کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقات کرنے والوں میں اکثر دوست اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضور سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقع پر احمدی مردوں، عورتوں اور چھوٹے بچوں (کچھ یوگوسلاوین اور پولش بچے بھی تھے۔)

اور بعض غیر ملکی مہمانوں (جن میں مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ بھی تھیں) کی وجہ سے مشن ہاؤس میں بڑی رونق رہی۔ حضور سے ملاقات کی سعادت ہر ایک کے لئے نہایت خوشی اور مسرت اور خیر و برکت کا باعث بنی۔ دیار غیر میں ہمارے بعض نوجوانوں کے لئے تو حضور کی تشریف آوری خاص طور پر ڈھارس اور تسلی کا موجب ثابت ہوئی۔ حضور نے انہیں دلی دعاؤں اور پیش آمدہ حالات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنے کے لئے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

ظہر اور عصر کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں اور پھر کچھ دیر تک مسجد میں تشریف فرما رہے۔ دو یوگوسلاوین بچے جو جڑواں بھائی ہیں اور کچھ عرصہ امریکہ میں کسی عزیز کے پاس رہ کر واپس آئے ہیں اور سکول میں کراٹے کی ٹریننگ لیتے رہے ہیں ان کا مقابلہ دیکھتے رہے۔ بعد میں ان کی حوصلہ افزائی کے لئے اپنے ساتھ تصویر کھنچوائی۔

## دعوت عشائیہ

۱۴ اگست کو رات کے کھانے کی دعوت تھی جو جماعت احمدیہ گوٹن برگ کی طرف سے حضور کے اعزاز میں مشن ہاؤس میں دی گئی۔ اس میں جماعت احمدیہ گوٹن برگ کے مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم حضرات نے بھی شرکت کی۔ مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب جو ان دنوں اپنے بیٹے نصیر الحق صاحب کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں، مدعوین میں شامل تھے اور عربی بولنے والے مہمانوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعارف کرواتے رہے۔

## ایک پادری سے گفتگو

مدعوین چونکہ سر شام مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے تھے حضور ایدہ اللہ کی مشن ہاؤس کے لان میں خاصی دیر تک مختلف موضوعات پر ان سے باتیں ہوتی رہیں۔ ایک عیسائی پادری جو سویڈش چرچ کی نمائندگی کرتے ہیں اور ایک دفعہ پہلے بھی حضور سے مل چکے ہیں اس روز بھی جماعت کی دعوت پر مشن ہاؤس میں تشریف لائے، ان کے ساتھ عیسائیت اور اسلام کے موضوع پر بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ پادری صاحب نے اسلام کے متعلق کئی سوال کئے۔ ایک سوال یہ تھا کہ کیا اسلام کے نزدیک حضرت آدمؑ بن باپ تھے؟ حضور نے فرمایا جہاں تک عقل کا تعلق ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ اس کائنات میں جو بھی پہلا آدم پیدا ہوا ہوگا وہ ضرور بن باپ ہوگا۔

اس مجلس میں دنیا میں مختلف امن کی تحریکوں کا ذکر ہوا۔ حضور نے فرمایا اسلام چونکہ امن اور سلامتی کا مذہب ہے اسی لئے اسلام اس قسم کی سب تحریکوں کو اچھی نگاہ سے دیکھتا ہے یہ تحریکیں تھوڑی دور چل کر ختم ہو جاتی ہیں اسلئے کہ ان کو چلانے والے اس حقیقی اور جامع تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اسلام کو چھوڑ کر امن کی تحریکیں چلانا ایسے ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا۔

حضرت صاحب نے فرمایا عیسائیت نے ایمان کی ایک کسوٹی مقرر کی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے کہا ہے کہ اگر تم میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اگر تم پہاڑ سے کہو گے تو وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے گا۔ پس عیسائی حضرات کو اپنے ایمان کے امتحان کے لئے یہ معجزے دکھانے چاہئیں۔ اگر نہیں دکھا سکتے تو انہیں ماننا پڑے گا کہ عیسائیت کا دور ختم ہو چکا ہے اب اسلام کے غلبہ کا زمانہ ہے۔ جماعت احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا زبردست جہاد شروع کر رکھا ہے۔ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت جماعت احمدیہ اپنے قول اور فعل سے اور خدا تعالےٰ کے ان نشانوں کے ذریعہ فراہم کر رہی ہے جو اللہ تعالےٰ اسلام کی تائید میں ان پر ظاہر کرتا ہے۔

ازاں بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر دعوت عشائیہ میں شمولیت فرمائی۔ اس دعوت میں سویڈش چرچ کے پادری اور ان کی بیٹی، ہمارے نائجیرین بھائی یونس بیسی اشولا صاحب، تیونس کے ایک طالب علم نوجوان، ہمارے عرب دوست محمود کسانی صاحب جو مالمو سے تشریف لائے تھے شامل ہوئے۔ عورتوں کے لئے کھانے کا الگ انتظام تھا۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے عورتوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اس سے قبل وہ عورتوں سے اجتماعی ملاقات بھی کر چکی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کھانے کے دوران مکرم کمال محمود صاحب اور تیونس کے نوجوان لطفی صاحب سے باتوں میں مشغول رہے۔ اس گفتگو میں آپ اسلامی ملکوں خصوصاً مصر اور تیونس کے استحکام اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ باتوں باتوں

میں حضور نے فرمایا یہ خواہش بے جا نہیں کہ ہر ملک بیرونی دنیا کے سیاحوں کے لئے رہنے ملک میں کشش پیدا کرنے کے سامان ... لیکن ہم سمجھتے ہیں اسلامی ملکوں کے زیادہ تر یہی بات زیب دیتی ہے کہ وہ اپنی ذات میں دنیا کو اسلام کے حسن و احسان کا نمونہ پیش کریں آخر جب عرب کے لق و دق صحراؤں میں نیر اسلام طلوع ہوا تھا تو مسلمانوں کے پاس ... طہارت صدق وصفا اور تقویٰ کے علاوہ ... چیز نہ تھی لیکن انہوں نے اپنے اخلاق فاضلہ کے ذریعہ دنیا پر اپنی طاقت اور شرافت اور نجابت کی دھاک بٹھادی تھی اب بھی ہم آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر ایک عمدہ نمونہ بن سکتے ہیں اور دنیا کی ہر شعبہ زندگی میں رہنمائی کر سکتے ہیں۔

## ایک کثیر الاشاعت اخبار میں پریس کانفرنس کا ذکر

سویڈن کے مشہور اخبار AFTONBLADET نے اپنی ۲ راگست کی اشاعت کے دوسرے سیکشن کے پہلے صفحہ پر حضور کی تصویر دے کر اشاعت قرآن کی اس عظیم مہم کا ذکر کیا جو دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی صورت میں جاری ہے اور لکھا کہ دنیا کی ہر نسل کے مسائل کا حل قرآن مجید میں موجود ہے۔

پھر اندر کے صفحہ پر دوبارہ حضور کی تصویر دے کر اخبار مذکور ... نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے ... انٹرویو ... اخلاقی اور روحانی اقدار کے انحطاط پذیر ہو جانے کی بناء پر ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے اور کہا ہے کہ اگلے ۱۱۵ سال میں ان کے دل اسلامی تعلیم کے ذریعہ جیت لئے جائیں گے۔ یورپ میں اسلام کو غلط سمجھا گیا ہے۔ اسلام جبر کا مذہب نہیں یہ تو امن اور سلامتی، محبت اور اخوت کا مذہب ہے جو تمام دنیا کی رہنمائی کا دعویٰ کرتا ہے اب دنیا کی سلامتی اسلام سے وابستہ ہے اسے جتنی جلد دنیا قبول کرے گی اتنا ہی اس کے لئے بہتر ہے۔

سویڈن کا آخری روزہ دورہ کل جمعہ یہاں سے کوپن ہیگن روانگی کے ساتھ مکمل ہو جائے گا۔ اس دورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور کی تائید و نصرت کے کئی نشان ظاہر کئے۔ ریڈیو اور پریس میں حضور کی سویڈن میں تشریف آوری اور اسلام کی تبلیغ کا نمایاں رنگ میں ذکر ہوا۔ جو اسلام کے حق میں ایک واضح تبدیلی پر دلالت کرتا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر قدم پر آپ کی روح القدس سے تائید فرمائے اور اس دورے کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے آمین اللھم آمین۔

# جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس بخیریت اختتام پذیر

... سونگرن۔ محمد نفا من۔ جہیشہ دار۔ مانلو۔ مذہبن و مسلم آباد۔ بیجبہارہ۔ ... گنگیہ۔ بانڈی پورہ۔ سندھ برار ... سرینگر سعدر داہ اور پونچھ سے بھی مندوبین نے شرکت فرمائی اور کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

## کانفرنس کا پہلا دن

اس سالانہ اجلاس کا پہلا جلسہ ۹ ستمبر بوقت تین بجے زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب۔ خادم رکن تبلیغی و تربیتی وفد کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا بعدہ مکرم بشارت احمد صاحب ڈار نے حضرت مہدی علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ لیکن اس کے بعد جلسہ کی کارروائی موسم کی خرابی کی وجہ سے ملتوی کرنی پڑی اور مسجد احمدیہ آسنور میں یہ اجلاس چار بجے مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔

## افتتاحی خطاب

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بادلوں کا چلانا اپنی قدرت کے اظہار کے لئے بیان فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہی ہمیشہ غالب آتی ہے جیسا کہ آج ہماری مرضی یہ تھی کہ ہمارا جلسہ جلسہ گاہ میں ہو لیکن خدا تعالیٰ کی مرضی یہ تھی کہ جلسہ مسجد میں ہو۔ سو خدا تعالیٰ کی تقدیر ہی غالب آئی ہمیں خدا تعالیٰ کی تقدیر پر ہر حالت عسر و یسر میں راضی رہنا چاہیئے۔ اور اپنے وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے جس مسیح علیہ السلام کی جماعت میں ہم داخل ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے "انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ"۔ آپ نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں اسی غرض کے لئے مبعوث فرمایا کہ تا دنیا میں پھر وحدانیت کا دور دورہ ہو چنانچہ زمین پر آپ کے ذریعہ سے وحدانیت کی ایک عظیم لہر چلی اور لاکھوں لا محدود بگوشن اسلام ہو کر وحدانیت کی صف میں داخل ہو گئے ساتھ ہی یہ بھی پیشگوئی تھی کہ اسلام پر ایک تنزل کا زمانہ آئے گا سو وہ زمانہ ہم نے دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس تنزل کے بعد اسلام کی تجدید حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوگی۔ تجدید ہی نہیں بلکہ غلبہ بر ادیان باطلہ ہو گا ہم اس مہدی اور مسیح کی جماعت میں شامل ہیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں خدمت کرنی ہے پس آپ اپنا پورا وقت تبلیغ و تحمید میں صرف کریں تا اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور ہم سب مہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو سمجھنے والے ہوں اور پھر ہر طرح کی قربانی اس راہ میں دینے کی توفیق پانے والے ہوں۔ اس کے بعد آپ نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا (جس کا متن دوسری جگہ نقل کیا گیا ہے) اور اختتامی دعا کرائی۔

## محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تقریر

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ہم غلبہ اسلام کی صدی کا استقبال کرنے کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی بنیاد خود رکھی اور یہ سلسلہ پھولتا گیا پھلتا گیا اور اب یہ ایک تناور درخت کی شکل میں ابھر رہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انی معین من اراد اعانتک وانی مھین من اراد اھانتک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دشمنان احمدیت نے سینکڑوں مخالفت کے طوفان برپا کئے لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جماعت کے ساتھ تھی جس کو ... حاصل تھا اور انہوں نے اپنے ... کا سہارا لے کر جماعت احمدیہ کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے اپنے ... نا کام و نامراد ... کو خاک میں ملادیا اور احمدیت کو ترقی عطا فرمائی۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسر صلیب کا ذکر کرتے ہوئے لندن میں منعقدہ کانفرنس "مسیح کی صلیبی موت سے ...

## اخبار قادیان:

محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان آجکل C.M.C ہسپتال لدھیانہ میں زیر علاج ہیں گذشتہ دنوں موصوف کی ریڑھ کی ہڈی میں میجر اپریشن ہوا تھا جو کامیاب رہا ہے جماعتی انتظام کے تحت دو خادم بھجوائے گئے ہیں شاید ابھی دو ہفتے مزید ہسپتال میں قیام کرنا پڑے گا۔ احباب مولوی صاحب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ★ — مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ مع اہل و عیال مورخہ ۲۳/۹ کو اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے پاسپورٹ پر پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے ★ — آنند پور صاحب کے نزدیک موضع تارا پور میں سشری دشمیش اکیڈمی کی رسم افتتاح کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے بطور نمائندہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ مورخہ ۲۴/۹/۷۸ کو تشریف لے گئے اور ۲۵/۹ کو واپس تشریف لے آئے ★ — مکرم مرزا حسین صاحب متوطن میران پور ... شاہجہانپور کی والدہ محترمہ مورخہ ۱۸/۹/۷۸ کو قادیان میں وفات پا گئیں (جن کی خبر گذشتہ اشاعت میں دی جا چکی ہے۔) مورخہ ۹/۹/۷۸ کو بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ موصیہ تھیں لہذا بہشتی مقبرہ میں لے جایا گیا جہاں قبر تیار ہو جانے پر حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب صحابی نے دعا کرائی اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے آمین ★ — مورخہ ۲۲/۹/۷۸ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے ہر دو گروپ کا ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تقریریں کیں ★ — مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع قریب آچکا ہے جملہ تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں ★ — مورخہ ۲۴/۹ کو مکرم قاضی ... صاحب کریم بیٹی کی دوسری آنکھ کا موتیا بند کا کامیاب اپریشن ہوا (اس سے قبل ایک آنکھ کا ... ہو چکا تھا) احباب ... عزیزہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

نبوت" کا ذکر کیا اور بتایا کہ ہمارے پیارے آقا خلیفۃ المسیح الثالث نے برٹش کونسل آف چرچز کا چیلنج قبول فرمایا۔ لیکن عیسائیوں نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ آپکی تقریر کے بعد صدر مجلس کی اجازت سے جلسہ برخاست ہوا۔

## کانفرنس کا دوسرا دن

**پہلا اجلاس:** مورخہ ۱۰ ستمبر کو ٹھیک ۱۰ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی صدارت میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور فاضل کی تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد نے درثمین سے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھا۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم انجام دی جسکی تکریم میں جملہ حاضرین کھڑے ہو گئے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نے "ہستی باری تعالیٰ" کے عنوان پر کشمیری زبان میں کی اور اپنی تقریر کو قرآنی دلائل اور واقعات و شواہد سے مزین کیا۔

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی "عقائد احمدیت" کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر کو قرآن پاک کی آیت کریمہ ھو سمّٰکم المسلمین من قبل و فی ھٰذا سے شروع کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے وہی عقائد ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں بصراحت بیان ہوئے ہیں۔ یہ کوئی نیا مذہب نہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی المسیح الموعود کوئی نیا مذہب لے کر نہیں آئے تھے بلکہ آپ کی بعثت کی غرض تجدید دین تھی۔ موصوف نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے غیر احمدی حضرات کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

تیسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تھی آپ نے اپنی تقریر کی ابتداء میں موجودہ زمانہ کی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس علم اور روشنی کے زمانہ میں ایک دوسرے کو پہچاننا مشکل نہیں ہے آپ نے ان تمام احباب کو جو سلسلہ احمدیہ سے باہر ہیں دعوت دی کہ وہ جماعت کی تعلیم کو پڑھیں اور اس میں داخل ہو جائیں۔۔ فاضل مقرر نے مخالفین احمدیت کی ناکامیوں اور جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے چند اقتباسات احمدیت اور اسلام کے خوشکن مستقبل کے بارہ میں پڑھ کر سنائے۔

دوسرے دن کی آخری تقریر مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل نے "جماعت احمدیہ کی ترقیات" کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ دنیا احمدیت کی مخالفت کر رہی تھی اور دعویٰ کر رہی تھی کہ ہم اس کو ختم کر دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت کو غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کے ان کارناموں کا ذکر کیا جو اس نے اکناف عالم میں سر انجام دیئے۔

## دوسرا اجلاس

کانفرنس کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس کی کاروائی ٹھیک ۲ بجے زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی بعدہ مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے کشمیری زبان میں نظم پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو جیسے مہمان نوازی، غیرت اسلامی، دیانتداری، سچائی وغیرہ کے ضمن میں متعدد ایمان افروز واقعات سنائے۔

دوسری تقریر مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج تبلیغ کشمیر نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر کی آپ نے اپنی تقریر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور متعدد واقعات بیان کئے نیز مذہبی رواداری کا خاص طور پر مثالوں کے ساتھ ذکر کیا۔

آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ نے نے آپ نے اپنی تقریر کی ابتداء میں دنیا کی موجودہ بے چینی و بے اطمینانی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ لوگوں نے اس کو حل کرنے کے لئے کئی ازم بنائے ہیں لیکن وہ ازم اس بے چینی کو دور نہ کر سکے۔ لیکن ان تمام پریشانیوں کو آج سے چودہ سو سال قبل اسلام جو کہ عالمگیر مذہب ہے نے حل کر دیا ہے اور فرمایا کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کہ روحانیت اور ذکر ہی سے دل کو سکون نصیب ہوگا نہ کہ صرف اقتصادیت کے حل سے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے جملہ حاضرین کو تلقین کی کہ وہ اسلامی طرز پر اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں اور غیر احمدی احباب کو احمدیت میں بعد مطالعہ داخل ہونے کی دعوت دی۔

اس تقریر کے بعد احباب کے اصرار پر مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے ایک نظم کشمیری زبان میں پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا۔

## اختتامی خطاب

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر جلسہ نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں توحید کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا آپ نے توحید کے قیام کے لئے اپنی ہر طرح کی قربانی پیش کی موجودہ زمانہ میں لوگ توحید سے دور جا چکے ہیں۔ آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مہدی اور مسیح کو پہلے سے دی گئی بشارتوں کے مطابق مبعوث فرمایا اور مقدر یہ تھا کہ ان مہدی کے ذریعہ اسلام کا غلبہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ... اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ پس غلبہ اسلام اب جماعت احمدیہ کے ذریعہ قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے وہ دن دور نہیں جبکہ اسلام کو احمدیت کے ذریعہ سے عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا آپ نے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ وہ ہماری مخالفت نہیں کرتے دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتے ہیں۔

**شکریہ حکام:** اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے ضلع کے اعلیٰ حکام کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے ہماری کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بہتر سے بہتر انتظامات کئے۔ کانفرنس کے دو دن لگاتار جناب محترم غلام محمد صاحب بشیر ڈی۔ایس۔پی جناب ملک منظور احمد صاحب ایس۔ایچ۔او جناب تحصیلدار صاحب ہنزگام آسنور میں موجود رہے اور پولیس کے تین کیمپ لگے ہوئے تھے آپ نے ان تمام کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور بعد دعا یہ آل کشمیر سالانہ کانفرنس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

**درس حدیث و نماز تہجد:** ۱۰ ستمبر کو بعد نماز فجر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حدیث شریف کا درس دیا۔ اور دونوں دن نماز تہجد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے باجماعت پڑھائی۔

**انتظامیہ کمیٹی** کی طرف سے مہمانوں کے قیام و طعام وغیرہ کا اچھا انتظام کیا گیا جماعت کے دوستوں نے ہر طرح تعاون دیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

**تربیتی جلسہ:** مورخہ ۱۱ ستمبر بعد نماز فجر مسجد احمدیہ آسنور میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج تبلیغ نے کشمیر کے معاملات کے متعلق ایک ایجنڈا سامعین کے سامنے رکھا جس پر عہدیداران نے اپنی اپنی تجاویز اور مشورے دیئے۔ آخر میں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے سامعین اور عہدیداران کو قیمتی مشوروں سے نوازا محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے یہ بات زور دے کر کہی کہ کشمیر کی جماعتوں کو اپنا لازمی چندہ پوری شرح اور پابندی سے دینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چندہ عام کا شرح ۱/۱۶ اور حصہ آمد کی شرح ۱/۱۰ مقرر فرمائی ہے۔ اس میں کسی قسم کی کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کسی وقت کسی شخص کی کمزوری ایمان کو دیکھتے ہوئے خلیفہ وقت نے کچھ کمی کی ہو لیکن اس بارہ میں کوئی تحریری ارشاد حضور کا نہیں اور نہ ہی کوئی احمدی اس بات کو گوارہ کرے گا کہ وہ اپنی ایمانی کمزوری کا ثبوت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ شرح سے کم چندہ ادا کرے۔ آخر میں آپ نے وقف عارضی اور جوبلی منصوبہ کی تحریکات میں احباب کو بھر پور حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ بعد دعا یہ تربیتی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مرتبہ

محمد ایوب ساجد مبلغ
آسنور۔ کشمیر

✲ ✲ ✲

# چارکوٹ (راجوری) میں صوبہ جموں کی چوتھی عظیم الشان کانفرنس

## علمائے کرام کی پُر معارف تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ علاقہ پونچھ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام ہندوستان میں نہایت وسیع اور منظم طریق سے جماعت احمدیہ میدانِ عمل میں سرگرم ہے اور ہر سال ہندوستان میں مختلف مقامات پر اجتماعات منعقد ہوتے ہیں اور ہر جماعت اپنے عقائد اور پروگرام کی وسیع پیمانے پر تشہیر کرتی ہے۔ چنانچہ صوبہ جموں کی چوتھی کانفرنس اس سال چارکوٹ راجوری میں منعقد کی گئی۔

**جلسہ گاہ:-** مکتب احمدیہ چارکوٹ کے وسیع و عریض میدان میں جلسہ گاہ تیار کیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ چارکوٹ کے خدام اور انصار نے وقار عمل کر کے پختہ اسٹیج تیار کیا۔ جلسہ گاہ کے چاروں طرف خوبصورت جھنڈیوں کا ہالہ بنایا گیا تھا۔ پہاڑ کی چوٹی پر یہ منظر نہایت ہی سہانا منظر تھا۔ اسٹیج اور جلسہ گاہ لب سڑک ہونے کی وجہ سے ہر گزرنے والے کو دعوتِ نظارہ دیتے ہوئے جماعت کے عزم و حوصلہ اور تنظیم کا بانگِ دہل اعلان کر رہے تھے۔ جلسہ گاہ کی دونوں جانب بلندی پر لاؤڈ اسپیکر آویزاں کئے گئے تھے۔ جلسہ گاہ میں مستورات کے پردہ کا بھی معقول انتظام تھا۔

مورخہ ۷ ستمبر جمعرات کی شام تقریباً ساڑھے چار بجے قادیان سے علمائے کرام کے وفد کا شایانِ شان استقبال کیا گیا اور تمام احباب نے پھولوں کے ہار ڈالے پھر جلوس کی صورت میں مہمانوں کو رہائش گاہ لے جایا گیا۔

### پہلا اجلاس

۸ ستمبر بروز جمعۃ المبارک زیرِ صدارت محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی تلاوتِ قرآن مجید مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے کی اور نظم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے پڑھی بعدہٗ خاکسار بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کے اغراض و مقاصد اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا (یہ پیغام صفحہ اول پر درج ہے)

**پہلی تقریر:-** مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی آپ نے آنحضرت صلعم کے زمانہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ اس وقت دنیا کس قدر بگڑ چکی تھی خشکی و تری میں فساد پھیلا ہوا تھا۔ جاہلیت کا دور دورہ تھا اور وہ جاہل آپ کے حلقہ بگوش ہونے کے بعد اور آپ کے اسوۂ حسنہ کے طفیل با اخلاق انسان ہی نہیں با خدا اور عظیم انسان بن گئے۔

اس کے بعد مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب نے نظم پڑھی

**دوسری تقریر:-** مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ" کے عنوان پر کی آپ نے آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ کی روشنی میں آنے والے مسیح و مہدی کے ساتھ پیار و محبت کا تفصیل سے ذکر کیا اور کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق تھا کہ جو کسی کے ساتھ نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فارسی شعر میں فرمایا ہے

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

آخر میں محترم صدر صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند واقعات بیان کرنے کے بعد بتایا کہ یہ واقعات اس لئے بیان کئے جاتے ہیں تا ہم آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر چل کر فلاحِ دارین حاصل کریں آخر میں آپ نے اجلاس کی کاروائی ختم کی۔ اس روز نماز جمعہ بھی مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز جمعہ کے بعد باہر سے تشریف لانے والے تمام احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

### دوسرے دن کا اجلاس

۹ ستمبر بروز ہفتہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی زیرِ صدارت جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی تلاوتِ قرآن مجید مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود فاضل مبلغ بڈھانوں نے کی اور نظم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے پڑھی بعد ازاں محترم صدر صاحب نے جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان فرمائے اس اجلاس کی

**پہلی تقریر:-** مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل فاضل انچارج مبلغ صوبہ یو پی نے "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کے موضوع پر کی آپ نے تفصیل سے ان تمام عقائد کا ذکر کیا جو ہم میں اور دیگر مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب نے کلامِ محمودؓ سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

اس اجلاس کی **دوسری تقریر** مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی تھی آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "قرآن و حدیث کی رُو سے اسلام کی بعثتِ اُولیٰ اور بعثتِ ثانیہ"

پونچھ کا علاقہ پہاڑی ہے جس کی وجہ سے اکثر بارشیں ہوتی ہیں گذشتہ چند ہفتوں سے بارشوں کا عجیب و غریب طریق چل رہا تھا جس کی وجہ سے تمام احباب پریشان تھے کہ جلسہ کے دوران اگر بارش ہوئی تو ہمارا پروگرام خراب ہوگا۔ مبلغین کرام سے درخواستِ دعا کی گئی چنانچہ دونوں روز خدا کے فضل سے بارش اس وقت شروع ہوتی رہی جب جلسہ برخاست ہوتا رہا۔ اس چیز کو دیکھ کر غیر احمدی دوست بہت متاثر ہوئے۔

**قیام و طعام:-** جماعتِ احمدیہ چارکوٹ نے باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے معقول قیام و طعام کا بندوبست کیا تھا۔ رہائش کے لئے کچھ دوستوں نے اپنے مکان خالی کر دیئے ہوئے تھے اور باقاعدہ ڈیوٹیاں لگائی تھیں جن کو احباب نے اپنے اپنے رنگ میں ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کارکنوں کو اجرِ عظیم بخشے۔ علاوہ ازیں ان تمام احباب نے بھی اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں میرا ساتھ دیا۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود فاضل محترم محمد شفیع صاحب صدر جماعت محمد یعقوب صاحب۔ ڈاکٹر اسلم صاحب محمد شریف صاحب سیکرٹری مال اور بشیر احمد صاحب پردیسی۔

---

### پونچھ کے معززین کو دعوت

مورخہ ۱۰ ستمبر کو تمام معزز شہریوں اور سول افسران کے علاوہ جناب جوگنڈر سنگھ صاحب کو بھی مدعو کیا گیا۔ جب خاکسار دعوت دینے گیا تو کمانڈنگ افسر صاحب نے دعوت کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کیا اور دیر تک جماعت کے عقائد پر گفتگو ہوئی۔ اسی روز مبلغین کرام کا وفد ٹھیک دو بجے پونچھ پہنچ گیا۔ معزز مہمانوں کی رہائش کا ڈاک بنگلہ میں انتظام کیا گیا تھا۔ اور اسی ڈاک بنگلہ کے وسیع احاطہ میں ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں ہندو مسلمان اور سکھ شامل تھے ان کے بیٹھنے کے لئے اسّی سے زائد کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا اس کے علاوہ بے شمار نوجوان کھڑے ہو کر پروگرام سماعت کرتے رہے۔

یہ پروگرام تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے کی اور ساتھ ہی انگریزی میں ترجمہ اور مختصر تفسیر بھی کی اس کے بعد مکرم میر غلام محمد صاحب سابق ممبر پارلیمینٹ نے آنے والے معزز مبلغین کرام کا تعارف کرایا اور جماعت کی بے لوث اسلامی خدمات کا ذکر کیا۔ آپ نے پاکستان کے فیصلہ کو غیر دانشمندانہ قرار دیا جو جماعت کے خلاف ۱۹۷۴ء میں کیا گیا تھا۔ آپ نے بڑے جذبات میں آکر کہا کہ وہ دن دور نہیں کہ جب یہ جماعت اپنے حسنِ کردار کے نتیجہ میں ساری دنیا پر چھا جائے گی۔ آپ نے پونچھ مشن کی کارکردگی کی بھی تعریف کی۔

اس کے بعد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریر کی (تقریر کا خلاصہ گذشتہ اشاعت میں دیا جا چکا ہے)

بعد ازاں خاکسار نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی ان تمام دوستوں کا جنہوں نے انتظامی لحاظ سے خاکسار کو تعاون دیا۔ محکمہ پولیس۔ ہوم گارڈ۔ ڈسٹرکٹ لائبریری کے انچارج اور مکرم میر جہانگیر صاحب اور مکرم میر تاج صاحب اور ان کے ساتھیوں اور خصوصی طور پر مکرم میر غلام محمد صاحب برگیڈیر صاحب اور مکرم ڈی سی صاحب و ایس پی صاحب کا شکریہ کہ انہوں نے ہر رنگ میں خاکسار کو تعاون دیا۔ اس کے بعد تمام معززین کی چائے مٹھائی وغیرہ سے تواضع کی گئی

### احمدیہ مسجد پونچھ میں جلسہ

اس جلسہ کے لئے ایک روز پہلے سارے شہر میں منادی کر دی گئی تھی۔ مورخہ ۱۱ ستمبر ساڑھے گیارہ بجے جلسہ کی کاروائی زیرِ صدارت محترم میر غلام محمد صاحب

سابق ممبر پارلیمنٹ شروع ہونی تھی لیکن موصوف کی اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے یہ کارروائی محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اعلیٰ قادیان کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوت قرآن مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور نظم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے پڑھی۔ افتتاحی تقریر محترم صدر صاحب نے فرمائی آپ نے گذشتہ چودہ سو سال کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو آپ نے دنیا کو امن و شانتی کا پیغام دیا لیکن آپ پر قوم نے ہر قسم کے ظلم و ستم ڈھائے آپ کا کام صرف اللہ کی طرف لوگوں کو بلانا تھا لیکن اس پیغام کو لوگوں تک پہنچانے میں کس قسم کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن جو پیغام مکہ کی سرزمین سے اٹھا تھا وہ ساری دنیا پر پھیل گیا آپ نے اسی زمانہ میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ قرآن مجید جس میں اللہ تعالیٰ کا ابدی عہد ہے وہ اٹھ جائے گا اور پھر قرآن کو واپس لانے کے لئے امام مہدی کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی آپ نے وید اور گیتا کی پیشگوئیوں کو بھی اسی ضمن میں بیان فرمایا۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اسی زمانہ کے کرشن اوتار ہیں۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فرمائی آپ نے تمام احباب کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا السلام علیکم کا پیغام پہنچایا اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود کا غیر مسلموں سے حسن سلوک کے بہت سے واقعات بیان کرکے آپ کے اخلاق و شمائل اور خصائل حمیدہ بیان کئے۔

بعد ازاں سردار کرتار سنگھ صاحب نے مختصر الفاظ میں جماعت کی تعریف کی اور ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی جس کا پہلا شعر یہ تھا۔

اُٹھ فریدہ وضو ساج
صبح نماز گذار

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے "امن عالم اور اسلام" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے کہا کہ دنیا اس وقت مادی لحاظ سے انتہائی عروج پر پہنچ چکی ہے۔ ہلاکت خیز اسلحہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اور ہر قوم ایک دوسرے کے سامنے برسر پیکار ہے۔ لیکن حقیقی امن و سکون ان کو حاصل نہیں دنیا امن کی متلاشی ہے لیکن یہ امن صرف اور صرف اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر چل کر ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر گوردیال سنگھ صاحب ایل ایس او پونچھ نے کی آپ نے کہا کہ تمام سمجھدار لوگوں کا مذہب ایک ہوتا ہے وہ کسی سے نفرت نہیں کرتے آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ مجھے جماعت احمدیہ سے پیار اس لئے ہے کہ ان لوگوں کے اخلاق و کردار نہایت بلند ہوتے ہیں۔ اور ہر انسان سے یہ لوگ بے لوث محبت کرتے ہیں۔

اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول" کے عنوان سے کی آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی و عربی کلام کی روشنی میں ثابت کیا کہ آپ کو آنحضرت صلعم سے کس قدر عشق تھا۔ بعدہ مکرم منور احمد صاحب کاہلوں نے نظم پڑھی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے اختتامی تقریر کی

پونچھ کے گیتا بھون میں تقریر :- مورخہ ۱۱ستمبر شام آٹھ بجے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی گیتا بھون میں تقریر ہوئی مکرم مہندر سنگھ صاحب ایڈوکیٹ سوشلسٹ صاحب اور ستیش چندر صاحب نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں خاص تعاون دیا۔

ٹھیک آٹھ بجے شب محترم مولانا صاحب کثیر افراد کی موجودگی میں گیتا بھون پہنچے۔ گیتا بھون کا وسیع ہال ہر دو زن سے بھرا ہوا تھا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے "ایک نہ ایک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے" نظم پڑھی اس کے بعد محترم مولانا صاحب نے تقریر فرمائی۔ (اس تقریر کا خلاصہ بھی گذشتہ اشاعت میں دیا جا چکا ہے)

شکریہ احباب :- میں محترم میر غلام محمد صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ اور ان کے خاندان کا خاص طور پر مشکور ہوں کہ انہوں نے ہر لحاظ سے مجھے تعاون دیا۔ اور مکرم نثار احمد صاحب بی اے بڑھانوں نے تین چار روز رات دن اپنی خدمات پیش کیں۔ اس کے علاوہ محترم ڈی سی صاحب پونچھ اور محترم ایس پی صاحب پونچھ۔ ڈی ایس پی صاحب۔ ایس پی صاحب پونچھ۔ ہوم گارڈ پونچھ۔ مرتضیٰ علی صاحب ایس۔ ایچ۔ او لائن افسر صاحب پونچھ اور انچارج لائبریرین پونچھ کا خاص طور پر ممنون ہوں تمام احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے

اس کے علاوہ مکرم شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ، مکرم عزیز الدین صاحب مکرم محمد یعقوب صاحب۔ ڈاکٹر اسلم صاحب

مجرو تنویر صاحب، بشیر احمد صاحب پردیسی منور احمد صاحب بی اے کاہلوں مکرم عبد الرحمٰن صاحب چارکوٹ اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود فاضل مبلغ نے بھی خاص

تعاون دیا۔ تمام دیگر احباب کا مشکور ہوں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں میری مدد کی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور اس کانفرنس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے آمین

# تقریب شادی

مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کے بیٹے اسماعیل نوری صاحب بی اے حال مقیم جرمنی کا نکاح عزیزہ امینہ سلمہا بنت مکرم محمد امین صاحب ساؤتھ ہیمپٹن انگلینڈ کے ساتھ تین ہزار پونڈ مہر پر ۳۱ر مارچ ۱۹۷۸ء کو احمدیہ مشن لنڈن میں ہوا تھا۔ شروع ستمبر میں اسماعیل نوری جرمنی سے شادی کے لئے لنڈن گئے اور ۹ر ستمبر کو ساؤتھ ہیمپٹن کے ٹاؤن ہال میں شادی کی تقریب عمل میں آئی جس میں جانبین کی طرف سے کافی احمدی احباب نے شرکت فرمائی اور نائب امام احمدیہ مشن لنڈن مکرم نیر الدین صاحب شمس نے دعا کرائی بعد فراغت نوبجے شب برات ساؤتھ ہیمپٹن سے لنڈن روانہ ہوئی مورخہ ۱۶ر ستمبر کو محمود ہال احمدیہ مشن لنڈن میں پرتکلف دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں دو صد احباب مدعو کئے گئے۔ محترم امام بشیر احمد صاحب رفیق و محترم نائب امام صاحب و بزرگان و دوستوں نے شرکت فرمائی احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ اسلام و احمدیت اور دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے آمین:

خاکسار: نور الدین انور قادیانی

# تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۷/۹/۷۸ کو مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج صوبہ یوپی مقیم شاہجہانپور کی بیٹی عزیزہ امۃ الحی تحسین کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس سے قبل عزیزہ کا نکاح جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء کے موقع پر مکرم مولوی شکیل احمد صاحب طاہر فاضل کارکن نظارت علیا ابن مکرم منظور حسین صاحب صابر سے ہو چکا تھا۔ پروگرام کے مطابق مکرم شکیل احمد صاحب اپنے بعض رشتہ داروں کے ہمراہ اپنے بڑے بھائی مکرم غلام احمد صاحب کے پاس جلال آباد (ضلع شاہجہانپور) گئے۔ اور مورخہ ۱۶/۹/۷۸ کو جلال آباد سے برات مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کے مکان پر پہنچ گئی۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا عبد الحق صاحب فضل نے اپنے چھوٹے صاحبزادے عزیز فاروق احمد فضل کے عقیقہ کا انتظام بھی کیا تھا۔ ان ہر دو تقاریب میں شاہجہانپور بریلی لکھنؤ اور قادیان کے مہمانان کرام شامل ہوئے تلاوت و نظم کے بعد بچی کو شام ۳ بجے رخصت کر دیا گیا۔ اس کے بعد برات جلال آباد کے لئے روانہ ہو گئی ۱۸/۹/۷۸ کو برات فتح گڑھ ضلع فرخ آباد پہنچ گئی۔ جہاں مکرم شکیل احمد صاحب کے بھائی مکرم غلام احمد صاحب کے خسر محترم مکرم حسین بخش صاحب مقیم ہیں اور یہیں مورخہ ۲۰/۹/۷۸ کو دعوت ولیمہ کا انتظام تھا۔ دعوت میں احمدی اور غیر احمدی احباب خاصی تعداد میں شامل ہوئے مکرم غلام احمد صاحب کے خسر محترم گو احمدی نہیں مگر احمدیت سے بہت متاثر ہیں اور دعوت ولیمہ فتح گڑھ میں ان کی خواہش سے ہوئی احباب جماعت موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو حق قبول کرنے کی توفیق بخشے آمین

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم مولانا عبد الحق صاحب فضل نے مبلغ ۵/- روپیہ درویش فنڈ ۵/- روپے شکرانہ فنڈ اور ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت کرے اور ثمرات حسنہ سے نوازے آمین

خاکسار ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد مقیم شاہجہانپور یوپی

درخواست دعا :- بھدرواہ میں خاکسار کی بھانجی سخت بیمار ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں:

خاکسار: ظہور احمد بھدرواہی۔ قادیان

# مرمّت چار دیواری اور تزئین بہشتی مقبرہ کیلئے

## مخیّر احباب کی خدمت میں تحریک

بہشتی مقبرہ کی خوبصورتی کے لئے ہر سال صدر انجمن احمدیہ مشروط بہ آمد بجٹ منظور فرماتی ہے۔ اس سال بھی اس مدّ میں دس ہزار روپے منظور فرمائے ہیں۔ اس وقت تک بڑی قلیل رقم اس مدّ میں وصول ہوئی ہے۔ بہشتی مقبرہ کی خوبصورتی کو قائم رکھنا اور اس میں مزید زیادتی کرنا اس بات کا متقاضی ہے کہ دوست اس میں حصہ لیں۔ تاکہ بہشتی مقبرہ کی خوبصورتی کو معیاری بنایا جا سکے۔ جہاں سینکڑوں زائرین ممالک غیر سے بھی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

اسی طرح بہشتی مقبرہ کی حفاظت کی غرض سے زر کثیر خرچ کر کے اس کے اردگرد پختہ چار دیواری بنائی گئی ہے۔ اس کی مرمّت کے لئے بھی صدر انجمن احمدیہ ہر سال مشروط بہ آمد بجٹ منظور فرماتی ہے۔ اور اس سال کے لئے بیس ہزار روپے منظور فرمائے ہیں۔ لیکن ابھی تک سالِ رواں میں اس مدّ میں کوئی وصولی نہیں ہوئی۔ جبکہ ایک حصہ دیوار نہایت مخدوش حالت میں ہے۔ اس حصہ دیوار کے پیچھے نشیبی زمین ہے اور پانی کی نالی بھی ساتھ سے گزرتی ہے۔ گزشتہ سال ایک حصہ گر گیا تھا جس کو دوبارہ بنایا گیا۔ اب ایک بڑا حصہ جو گرنے والا ہے، کی تعمیر کا سوال ہے۔ چونکہ اس مدّ میں نہ ہی روپیہ ہے، نہ ابھی تک اس میں کوئی وصولی ہوئی ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں عموماً اور ایسے احباب کی خدمت میں خصوصاً جن کے رزق میں خدا تعالیٰ نے فراخی عطا فرمائی ہے درخواست ہے کہ بہشتی مقبرہ کی ان ہر دو مدّات میں حسب توفیق حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔

گزشتہ سالوں میں ان مدّات میں ادائیگی کرنے والے احباب کے نام حسب سابق سنگ مرمر کی پلیٹ پر کندہ کر کے چار دیواری مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نصب کی جائے گی۔ جو دوست، ان مدّات میں کم از کم ایک سو روپے (اور زیادہ سے زیادہ حسب توفیق) ادا فرمائیں گے ان کے اسماء بھی اس پلیٹ میں شامل کئے جائیں گے۔

رقوم بھجوانے کے لئے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں "امانت تزئین بہشتی مقبرہ" اور "مرمّت چار دیواری بہشتی مقبرہ" قائم ہیں۔ بیرونِ بھارت کے احباب بھی خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے رزق میں فراخی عطا فرمائی ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

# خریداران بدر کی توجّہ کے لئے

جملہ خریداران بدر کی اطلاع کے لئے بذریعہ اعلانِ ہذا تحریر کیا جاتا ہے کہ اُن کے سابقہ خریداری نمبر اخبار بدر کی تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اور اُن کی از سرِ نو ترتیب دی گئی ہے۔ اور بیشتر ایک ماہ سے جملہ خریداران بدر کو نئے خریداری نمبر سے اخبار بھجوایا جا رہا ہے۔ اس لئے جملہ خریداران بدر سے گزارش ہے کہ آئندہ خط و کتابت بسلسلہ اخبار بدر اپنے موجودہ نئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور اسی طرح چندہ اخبار بدر کی رقوم بھجواتے وقت بھی اپنے اسی خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں نیز اپنے ڈاک خانہ کا پن کوڈ نمبر بھی تحریر کیا کریں۔ تاکہ آپ کے نام اخبار بدر بھجوانے میں کوئی رُکاوٹ پیدا نہ ہو۔

امید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں دفتر بدر سے تعاون فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

مینجر بدر قادیان

# اخبارِ احمدیہ — بقیہ صفحہ ۱

احبابِ جماعت محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خصوصی دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر لمحہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اہل و عیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

**زکوٰۃ کی ادائیگی تزکیہ نفس کرتی اور اموال کو بڑھاتی ہے!**

# درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کے خُسر محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی کے متعلق جیسا کہ بدر کی گزشتہ دو اشاعتوں میں شائع ہو چکا ہے کہ سر کے پھوڑے (کاربنکل) کے آپریشن کے بعد سے صحت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ اور اب ایک ہفتہ سے گلے اور مُنہ اور معدے میں سوزش کی وجہ سے خوراک صرف چند گھونٹ پانی یا دُودھ رہ گئی ہے۔ مقامی طور پر علاج جاری ہے۔ مورخہ ۲۴/۹/۷۸ کو گلوکوز کی دو بوتلیں بھی دی گئیں۔ لیکن تاحال کوئی خاص افاقہ نہیں۔ جماعتی انتظام کے تحت مورخہ ۲۸/۹ کو مزید علاج کے سلسلہ میں امرتسر لے جانے کا پروگرام ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولانا صاحب موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: محمد انعام غوری نائب ایڈیٹر بدر

(۲) خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب عرصہ دو تین ماہ سے ربوہ (پاکستان) میں بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت میرے بھائی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار: منظور احمد جیمہ ناصر آبادی درویش قادیان

(۳) مکرم سید جلال الدین صاحب لسنہ سے اپنے کاروبار کے لئے اور بچوں کی تکمیل تعلیم اور ان کے خادمِ دین ہونے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان۔

(۴) عزیز مہتاب احمد ابن مکرم خورشید احمد صاحب آف امروہہ دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ کامل شفا کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح مکرم عبدالباسط صاحب احمدی آف شاہجہانپور ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال

(۵) خاکسار بیکار ہے۔ بابرکت روزگار مہیا ہونے کے لئے، اسی طرح میرے والدین اور بھائی بہنوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور خاکسار کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔ خاکسار: منیر احمد شیموگہ۔

## وِلادت

اللہ تعالیٰ نے عزیز فرزندم خورشید احمد صاحب کو مورخہ ۲۵ ر اگست ۷۸ء بروز جمعۃ المبارک فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام بلال احمد رکھا گیا ہے اس خوشی میں مبلغ دس روپیہ صدقہ فنڈ میں اور مبلغ دس روپیہ درویش فنڈ میں ادا کئے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو خادمِ دین اور خادم والدین بنائے آمین۔ خاکسار: غلام محمد احمدی صدر جماعت احمدیہ اونہ گام (کشمیر)


VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ویرائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز ←

چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

آٹوونگس

# سالانہ اجتماع مجلس خدّام الاحمدیہ مرکزیہ

## انشاء اللہ مورخہ ۵-۶ر اکتوبر ۷۸ء کو منعقد ہو گا!

انشاء اللہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۵-۶ر اکتوبر ۷۸ء بروز جمعرات وجمعۃ المبارک منعقد ہوگا۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت مندرجہ ذیل اُمور کی طرف خاص توجہ دیں۔ تاکہ قبل از وقت اجتماع کی پُوری تیاری کی جاسکے۔

(الف) جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت چندۂ اجتماع جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں تاکہ اجتماع کے اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

(ب) قائدین حضرات اجتماع میں شرکت کے لئے اپنے اپنے نمائندے بھجوانے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ج) اجتماع سے قبل اپنی اپنی مجالس کی رپورٹ بھی مرکز میں ارسال فرمائیں تاکہ اجتماع کے موقعہ پر کارگزاری کا جائزہ لیا جاسکے۔

(د) نمائندگانِ مجالس کا مورخہ ۴ر اکتوبر کی شام تک مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے۔

صدر مجلس خُدّام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قُربانی کا انتظام

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قُربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احبابِ جماعت مقامی طور پر قُربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قُربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارتِ مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمّہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔

(۲) — بیرونی ممالک سے بعض مخلصینِ جماعت نے اس سال قادیان میں اُن کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قُربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قُربانی کی شرائط پُورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس امریکن ڈالر ارسال فرمائیں۔ اس حساب سے دُوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے مُلک کی کرنسی کا حساب لگالیں۔ اور براہِ مہربانی بروقت اطلاع بھجوا دیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

# جلسہ سالانہ قادیان کیلئے

## جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے ریلوے بوگی کا انتظام

جلسہ سالانہ قادیان اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب آرہا ہے۔ اس بابرکت اور رُوحانی اجتماع میں شرکت کی غرض سے سابقہ روایات کے پیشِ نظر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب احمدی امیر جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کی نگرانی میں ریلوے بوگی کا انتظام کیا گیا ہے۔ تاکہ احبابِ جماعت کو سہولت رہے اور اجتماعی رنگ میں افرادِ جماعت جلسہ سالانہ میں شرکت فرما سکیں۔ یہ بوگی ۱۴ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو حیدرآباد سے دکشن ایکسپریس کے ساتھ لگے گی۔ حیدرآباد کے گرد و نواح کے افرادِ جماعت مطلع رہیں اور جو دوست جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کے اس قافلہ میں ریزرو بوگی میں سفر کرنا چاہیں وہ آمد و رفت کا کرایہ ۲۰ر نومبر تک ارسال فرما کر اپنا نام قافلہ کی فہرست میں درج کروالیں۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس رُوحانی اجتماع میں شرکت کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار: حمیدالدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن افضل گنج۔ حیدرآباد (آندھرا) ۱۲۔۔۔۵

# پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

## برائے صوبہ آندھرا۔ میسور۔ مہاراشٹر اور مدراس

جملہ جماعت ہائے احمدیہ آندھرا و میسور و مہاراشٹر و مدراس کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب تحریکِ جدید مورخہ ۲ر اکتوبر ۷۸ء سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ تحریکِ جدید اور نئے سال کے وعدہ جات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیدارانِ جماعت، مبلغینِ کرام اور معلّمین سے درخواست ہے کہ موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون فرمائیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

| نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی |
| --- | --- | --- | --- |
| قادیان | - | - | ۲ ۱۰/۷۸ |
| بمبئی | ۴ ۱۰/۷۸ | ۳ | ۷ |
| حیدرآباد | ۸ | ۵ | ۱۲ |
| سکندرآباد | ۱۲ | ۲ | ۱۴ |
| شادنگر | ۱۴ | ½ | ۱۴ |
| جڑچرلہ | ۱۴ | ½ | ۱۵ |
| محبوب نگر | ۱۵ | ½ | ۱۵ |
| وڈمان | ۱۶ | ۱ | ۱۷ |
| چنتہ کنٹہ | ۱۷ | ۲ | ۱۹ |
| چندہ پور کا ماریڈی | ۲۰ | ۱ | ۲۱ |
| حیدرآباد | ۲۱ | ۱ | ۲۲ |
| یادگیر | ۲۲ | ۴ | ۲۶ |
| اڈنکور | ۲۶ | ۱ | ۲۷ |
| نیجاپور | ۲۷ | ۱ | ۲۸ |
| دیودرگ | ۲۸ | ۱ | ۲۹ |
| ہبلی | ۳۰ | ۱ | ۳۱ |
| لونڈا | ۳۱ ۱۰/۷۸ | ۱ | ۱ ۱۱/۷۸ |
| بلگام | ۱ ۱۱/۷۸ | ۱ | ۲ ۱۱/۷۸ |
| سوربب | ۲ | ۱ | ۳ |
| ساگر | ۳ | ۱ | ۴ |
| شیموگہ | ۴ | ۲ | ۶ |
| بنگلور | ۶ | ۳ | ۹ |
| مرکرہ | ۹ | ۲ | ۱۱ |
| موگرال | ۱۱ | ۲ | ۱۳ |
| مدراس | ۱۴ | ۴ | ۱۷ |
| قادیان | ۱۹ ۱۱/۷۸ | - | - |

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے چندۂ اجتماع کی ترسیل کا شدت سے انتظار ہے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

# مرمّت مقدّس مقامات "الدّار"

تقسیمِ ملک کے بعد جو احمدی ہجرت کر کے چلے گئے تھے وہ قادیان اور اس کے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے ترستے ہیں۔ جب کبھی ان کو قادیان آنے کا موقعہ ملتا ہے تو وہ بیت الدعا۔ بیت الفکر۔ بیت الذکر۔ بیت الریاضت۔ کمرہ پیدائش حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ کمرہ پیدائش حضرت مصلح موعودؓ۔ اور گول کمرہ میں بڑی رقت اور خشوع کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں۔ اور یہاں سے رخصت ہوتے وقت پھر ان مقدس مقامات کی دوبارہ زیارت کی حسرتیں لے کر جاتے ہیں۔ یہ مقامات جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت ام المومنینؓ اور آپ کی مبشر اولادیں چلتی پھرتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یقیناً انہیں تقدس عطا فرمایا ہے۔ اور ہم ہندوستان کے رہنے والے خوش قسمت ہیں کہ جب بھی چاہیں ان کی زیارت سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ یہ مقدس مقامات جن پر ساری جماعت کا یکساں حق ہے ہمارے پاس بطور امانت ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ اس امانت کو موجودہ جماعت اور آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ اور مضبوط رکھیں۔ یہ تمام مکانات جو بعض ایک صدی اور ڈیڑھ صدی پُرانے ہیں جن کی چھتیں لکڑی کی ہیں جو بوسیدہ ہو چکی ہیں اور ان کی دیواریں و فرش بھی قابلِ مرمت ہیں۔ اگر ان مقدس مقامات کو ابھی جلد محفوظ و مضبوط نہ کیا گیا تو ہم ساری جماعت اور آئندہ نسلوں کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ جملہ احبابِ جماعت و عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے۔ ان مقدس مقامات کی مرمت کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان